R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفت روزہ فلک نما نیوز حیدرآباد

FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly Hyderabad.

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

www.falaknumanews.in

اتوار 14 / ستمبر 2025 SUNDAY 14 SEPTEMBER 2025 جلد (13) شمارہ (34) قیمت ایک روپیہ صفحات (08)

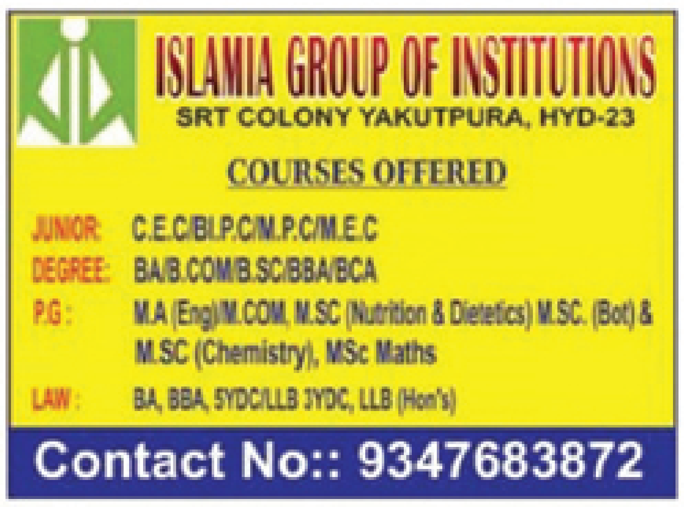

وقف ایکٹ پر سپریم کورٹ کا فیصلہ محفوظ

عبوری روک لگے یا نہیں؟ فیصلہ سپریم کورٹ کرے گی۔ تمام فریقین کے دلائل مکمل

لائیو: وقف املاک سروے کی ذمہ داری ریاستوں پر، غیر رجسٹرڈ ہونے سے وقف کی حیثیت ختم ہو جائے گی؟، کپل سبل کا جواب الجواب

سالیسٹر جنرل کے دلائل اور بحث پوری ہونے کے بعد سماعت دوبارہ شروع ہونے پر مسلم فریق کے وکیل کپل سبل اور راجیو دھون ان کا جواب دے رہے ہیں۔ کپل سبل نے جواب الجواب شروع کیا۔ 2025 کے ایکٹ کی دفعہ 3C پر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مہتا نے کہا تھا کہ ڈی او انکوائری صرف وقف املاک کے ریونیو اندراجات کی اصلاح کے لیے تھی، اور کوئی بنیادی حقوق طے نہیں کیے گئے۔ تاہم، مسٹر سبل نے کہا کہ دفعہ کا واضح مطالعہ بتاتا ہے کہ جیسے ہی ڈی او اس بات کی تحقیقات شروع کرتا ہے کہ آیا وقف جائیداد سرکاری زمین ہے یا نہیں، وقف کا درجہ فوراً معطل ہو جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ وقف اپنا درجہ فیصلہ ہونے سے پہلے ہی کھو دیتا ہے۔ وقف املاک کے سروے کی ذمہ داری ریاستوں پر 2025 تک رجسٹریشن کی کمی ریاستوں کی ناکامی کی وجہ سے تھی کہ انہوں نے اپنا کام نہیں کیا۔ مسٹر سبل نے کہا کہ جب چیف جسٹس نے سوال کیا کہ 1923 سے رجسٹریشن لازمی ہونے کے باوجود وقف کیوں رجسٹر نہیں ہوئے، تو اب کمیونٹی کو ریاستوں کی ناکامی کی سزا دی جا رہی ہے۔ سبل نے مزید کہا کہ 1954 سے وقف املاک کے سروے کی ذمہ داری ریاستوں پر تھی۔ اب تک صرف ایک ریاست نے سروے مکمل کیا ہے۔ اس کا قصور کس کا ہے؟ کیا کمیونٹی اس لیے محروم ہو جائے گی کہ ریاستی حکومتیں سروے نہیں کر سکیں… اور اب آپ (حکومت) کہتے ہیں غیر رجسٹرڈ وقف اپنی حیثیت سے محروم ہو جائیں گے۔ یہ املاک ضبط کرنے کے مترادف ہے۔ کیا صرف غیر رجسٹرڈ ہونے کی وجہ سے وقف کی حیثیت ختم کی جا سکتی ہے: سبل دفن کرنا ایک مذہبی عمل ہے۔ ایک قبرستان جو 100 سال سے زائد عرصے سے استعمال ہو رہا ہے، کیا حکومت یہ کہہ سکتی ہے کہ یہ میرا ہے اور اسے کمرشل استعمال میں بدل دے؟ کیا مذہبی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والے وقف، صرف غیر رجسٹرڈ ہونے کی وجہ سے، اپنی حیثیت سے محروم کیے جا سکتے ہیں؟ کیا حکومت اپنی ناکامی، یعنی سروے نہ کرنے کی وجہ سے، اب قانون سازی کے ذریعے وقف املاک کو سرکاری زمین قرار دے سکتی ہے؟ کپل سبل کے وقف ایکٹ کی دفعہ 3D کے خلاف دلائل مسٹر سبل نے استدلال کیا کہ جب بل جے پی سی سے آیا، تو دفعہ 3D (جو وقف کو قدیم یادگاروں کے طور پر اعلان کرنے پر ان کی حیثیت ختم کرنے سے متعلق ہے) موجود نہیں تھی۔ انہوں نے کہا، "تو جے پی سی نے دفعہ 3D کو مسترد کر دیا تھا۔ لیکن جو چیز جے پی سی نے مسترد کی، اسے ووٹنگ کے دن بل میں شامل کر لیا گیا۔ دفعہ 3D اور دفعہ 3E (جو قبائلی افراد کو وقف بنانے سے روکتی ہے) اسی طرح متعارف کرائی گئیں،" مسٹر سبل نے زور دیا۔ انہوں نے مزید استدلال کیا کہ دفعہ 3D کہتی ہے کہ جیسے ہی وقف کو قدیم یادگار قرار دیا جاتا ہے، واقف کی وقف پر ملکیت ختم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، "کیا آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا ملکیت کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ یہ ملکیت کا معاملہ ہے۔" دفعہ 3D میری ملکیت چھین لیتی ہے: سبل

مسٹر مہتا نے کہا تھا کہ وقف انتظامیہ یادگاروں کا غلط استعمال کر رہی ہے، دکانیں بنانے کے لیے کمرے دے رہی ہے اور غیر مجاز تبدیلیاں کر رہی ہے، چیف جسٹس گوائی نے کہا۔ مسٹر سبل نے جواب دیا، اس کے لیے دیگر قوانین موجود ہیں جو ایسے مسائل سے نمٹتے ہیں۔ آپ ان مسائل کی وجہ سے میری وقف جائیداد پر حق نہیں چھین سکتے۔ دفعہ 3D میری ملکیت چھین لیتی ہے۔ 'وقف اسلام کا لازمی حصہ ہے': سبل

مسٹر سبل نے کہا کہ وقف ہمارے مذہب کا ایک لازمی حصہ ہے۔ خیرات ایک ضروری مذہبی عمل ہے۔

سپریم کورٹ میں وقف ترمیمی ایکٹ پر سماعت مکمل ہو گئی۔ سپریم کورٹ نے جمعرات کو اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا۔ اب سپریم کورٹ فیصلہ کرے گی کہ وقف ایکٹ 2025 پر عبوری روک لگائی جانی چاہیے یا نہیں۔ تین روزہ میراتھن سماعت میں تمام فریقین کے دلائل مکمل ہو گئے۔ جس کے بعد چیف جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس اے جی مسیح کی بنچ نے فیصلہ محفوظ کر لیا۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے بدھ کی سماعت میں مرکزی حکومت کی طرف سے دلائل پیش کیے۔ دوسری طرف کپل سبل نے درخواست گزاروں کی طرف سے دلائل دیے۔ بدھ کو سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران کپل سبل نے خدا اور خیرات کے بارے میں دلائل بھی دیے۔

حج پلان 20: لاکھ حاجیوں کو ریلوے سہولت فراہم کرنے کا منصوبہ

عازمین حج و عمرہ زائرین کا بذریعہ ٹرین جدہ، مکہ اور مدینہ منورہ کا سفر بذریعہ ٹرین وقت کی بچت اور سہولت بخش ہو گیا ہے۔ جدہ ایرپورٹ احاطے ہی میں ٹرین اسٹیشن موجود ہے۔ سعودی ریلوے "سار" نے رواں برس حج سیزن کے منصوبے کا اعلان کر دیا ہے۔ گزشتہ برس کے مقابلے میں حج 2025 کے لیے نشستوں میں 25 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ایس پی اے کے مطابق "سار" کا کہنا ہے کہ رواں برس حرمین ریلوے کے ذریعے 20 لاکھ عازمین کو سروس فراہم کی جائے گی جس کے لیے رواں برس 4 لاکھ نشستوں کا اضافہ ہو سکے گا۔ سعودی ریلوے کی جانب سے حج منصوبے کے تحت حرمین ریلوے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے درمیان 20 ذوالحجہ 1446 تک ٹرینوں کے 4 ہزار 768 ٹرپس کی سہولت فراہم کی جائے گی جس سے مستفید ہونے والے مسافروں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ واضح رہے کہ حرمین ریلوے کا شمار دنیا کی دس تیز ترین ریلوے سروس میں ہوتا ہے جس کی انتہائی رفتار 300 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ حرمین ریلوے کے بیڑے میں 35 گاڑیاں ہیں جن میں سے ہر ٹرین میں 417 نشستیں ہیں۔ ہائی سپیڈ ریلوے سروس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ کاربن مونو فری اور

فرانس میں اخوان کے بڑھتے اثر و نفوذ پر صدر میکروں کی زیر صدارت ہنگامی اجلاس

فرانسیسی صدر میکروں نے بدھ کے روز ایک اعلیٰ سطحی سیکورٹی اجلاس کی صدارت کی جس میں ملک میں اخوان المسلمون کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور اسلامی سیاسی تحریک کے پھیلاؤ پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں فرانسیسی وزیر اعظم اور کلیدی وزراء※ نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران اس رپورٹ پر غور کیا گیا جو اس بات پر زور دیتی ہے کہ اخوان المسلمون کا بڑھتا ہوا اثر فرانس کے "قومی اتحاد" کے لیے خطرہ بن سکتا ہے اور اس حوالے سے فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ ایوان صدر کے مطابق اجلاس کے بعد کچھ اقدامات کا جلد اعلان کیا جائے گا، جبکہ بعض فیصلے مخفی رکھے جائیں گے۔ یہ تفصیلی رپورٹ دو اعلیٰ سرکاری اہلکاروں نے فرانسیسی حکومت کی ہدایت پر تیار کی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 1928ء※ میں مصر میں قائم ہونے والی اس جماعت کا نظریہ جمہوری اقدار کے منافی ہے اور اس کا کردار تخریبی نوعیت کا ہے۔ الیزے کا کہنا ہے کہ رپورٹ میں اخوان المسلمون کی سرگرمیوں کو "جمہوری نظام کی مخالفت" اور "سبوتاژ" سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس خطرے سے نمٹنے کے لیے مختلف تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں۔

اسرائیل کے خلاف پابندی کا 22 ممالک کا انتباہ، کسی مسلم ملک کا نام نہیں

اسرائیل کی جانب سے غزہ میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر مسلسل بمباری کی جارہی ہے۔ ادھر اسرائیل نے غزہ جانے والی امداد کو جزوی طور پر منظور کر لیا ہے۔ درحقیقت غزہ کی طرف جانے والے راستوں کو اسرائیلی فوج نے بند کر دیا تھا۔ تاہم اب پتا کہ بندی ہٹا دی گئی ہے۔ اس دوران کئی یورپی ممالک سمیت کل 22 ممالک نے متحد ہو کر اسرائیل کے خلاف بیان جاری کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ غزہ کو ملنے والی امداد کی فراہمی میں اسرائیل کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ کرے۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ اس میں سب سے حیران کن بات کیا ہے؟ ان ممالک میں ایک بھی اسلامی ملک شامل نہیں، جبکہ اسلامی ممالک کھل کر فلسطین کی حمایت کرتے ہیں، لیکن یہاں ایک بھی اسلامی ملک فلسطین کی حمایت کرتا نظر نہیں آیا۔ ان یورپی ممالک نے اسرائیل کے خلاف بیان جاری کیا۔ ان ممالک میں جرمنی، فرانس جیسے یورپی ممالک شامل ہیں جب کہ جاپان نے بھی اسرائیل کے خلاف بیان جاری کیا ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ اور نیوزی لینڈ نے بھی اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ غزہ جانے والی امداد میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔ جن ممالک نے اسرائیل کے خلاف بیانات جاری کیے ہیں ان میں آسٹریلیا، ڈنمارک، کینیڈا، فن لینڈ، اسٹونیا، اٹلی، آئرلینڈ، آئس لینڈ، لتھوانیا، لٹویا، جاپان، ہالینڈ، لکسمبرگ، نیوزی لینڈ، ناروے، پرتگال، سلووینیا، اسپین، سویڈن اور برطانیہ شامل ہیں۔ ان ممالک کا کہنا ہے کہ چونکہ اسرائیل غزہ کو جانے والی امداد روک رہا ہے اس لیے وہاں کے لوگ غذائی قلت کا شکار ہیں۔ بہت سے لوگ سنگین بیماریوں کے لیے ادویات حاصل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ ان کے لیے جان بچانا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ کی اجازت دی جائے۔ اسرائیل کے خلاف بیان جاری کرنے والے ممالک کا کہنا تھا کہ ہمارے پاس اطلاعات ہیں کہ اسرائیل نے غزہ کو محدود مقدار میں مدد فراہم کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ لیکن ہمارا مطالبہ ہے کہ اسرائیل امداد کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کرے۔ یہی نہیں فرانس، برطانیہ اور کینیڈا نے بھی اسرائیل کو دھمکیاں دی ہیں۔ ان ممالک کا کہنا تھا کہ اگر غزہ کی امداد بند کی گئی تو وہ اسرائیل پر پابندیاں عائد کر دیں گے۔ اس کے علاوہ ان ممالک نے غزہ پر فوجی کارروائی روکنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے ان تینوں ممالک پر جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر آپ کی تجویز مان بھی لی جاتی ہے تو اس سے حماس مزید مضبوط ہو جائے گی۔

اسرائیلی حملے کا بھرپور جواب دیں گے

اسرائیل کی جانب سے ایران کی جوہری تنصیبات پر ممکنہ فوری حملوں کی تیاری سے متعلق خبروں کے جلو میں ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے جمعرات کو دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ اگر اسرائیل نے کوئی جارحیت کی تو ایران سخت اور فوری ردعمل دے گا۔ عباس عراقچی نے ان رپورٹس پر شدید تشویش ظاہر کی جن میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل ایرانی جوہری تنصیبات پر حملے کی تیاری کر رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو اسرائیلی منصوبوں کی فوری مذمت کرنی چاہیے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کو بھیجے گئے ایک پیغام میں واضح کیا کہ اگر اسرائیل کی دھمکیوں کو روکا نہ گیا تو ایران جوابی اقدامات کرے گا۔ عراقچی نے زور دے کر کہا کہ اگر ایران کی جوہری تنصیبات پر حملہ کیا گیا تو تہران اس کارروائی میں امریکہ کو بھی شریک تصور کرے گا اور اس کے قانونی و سیاسی نتائج واشنگٹن کو بھگتنا ہوں گے۔ بھرپور جواب کی دھمکی اسی دوران ایرانی پاسداران انقلاب کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل علی محمد نائینی نے بھی خبردار کیا ہے کہ اسرائیل نے کوئی بھی "حماقت" کی تو اسے اپنی "کمزور اور محدود" جغرافیائی حدود کے اندر ہی ایک تباہ کن اور فیصلہ کن ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ "جب تک اسرائیلی وجود ختم نہیں ہوتا مشرق وسطیٰ اور دنیا میں استحکام ممکن نہیں"۔

کشمیر پر کسی کی ثالثی کی ضرورت نہیں: جے شنکر

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کی زیرو ٹالرینس کی پالیسی کو دہراتے ہوئے زور دے کر کہا کہ اسے جموں و کشمیر کے تعلق سے نہیں دیکھا جانا چاہیے جو کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دو طرفہ مسئلہ ہے اور اس میں کسی قسم کی ثالثی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جے شنکر جو ہالینڈ کے دورہ پر تھے "ڈی وولکسکرانٹ" میگزین کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی برادری کو حقیقی طور پر دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کی کارروائی کی تعریف کرنی چاہیے۔ دہشت گردی کو جموں و کشمیر کے مسئلہ سے جوڑنے کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے لیے دہشت گردی ایک بالکل مختلف مسئلہ ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی جرم ہے جسے کسی بھی طرح معاف یا جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ یا بین الاقوامی برادری کی جانب سے ثالثی کی پیشکش کے سوال پر، جے شنکر نے واضح الفاظ میں کہا کہ اس میں ثالثی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ دونوں ممالک کا دو طرفہ مسئلہ ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ "جہاں تک جموں و کشمیر کا تعلق ہے، یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ یہ 1947 میں ہندوستان میں شامل ہوا جب پاکستان، ہندوستان سے الگ ہوا۔ ہمارا موقف ہے کہ غیر قانونی قابضین کو غیر قانونی طور پر قبضہ والے حصوں کو حقدار کو واپس کرنا چاہیے، اور اس کا حقدار ہندوستان ہے"۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ اس حملہ سے دہشت گردوں نے جموں و کشمیر میں متحرک سیاحتی صنعت کو نشانہ بنایا۔ دہشت گرد اور ان کے حامی اپنے انتہائی محدود اور خود غرض مقاصد کے لیے کشمیر میں املاک کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے جان بوجھ کر اس حملہ کو مذہبی رنگ دیا۔ دنیا کو ایسے اقدامات کو قبول نہیں کرنا چاہیے۔

اب پاکستان کے ساتھ نہ تجارت ہوگی نہ بات چیت: نریندر مودی

بیکانیر: وزیر اعظم نریندر مودی نے آپریشن سندور کو ہندوستان کا ایک نیا اور زور دار روپ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہماری بہنوں کا سندور مٹانے والوں کو مٹی میں ملا دیا گیا ہے اور جو ہندوستان کا خون بہاتے تھے، آج انہیں قطرہ قطرہ کا حساب چکانا پڑا ہے اور ہم اپنے عہد پر پورا اترے ہیں اور اب پاکستان کے ساتھ نہ تجارت ہوگی نہ بات چیت۔ اگر بات ہوگی تو صرف پی او کے کے بارے میں ہوگی۔ مودی جمعرات کو یہاں پلانہ میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے واضح کر دیا ہے کہ ہر دہشت گرد حملہ کی پاکستان کو بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ یہ قیمت پاکستان کی فوج اور معیشت ادا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو ہندوستان کے حق کا پانی نہیں ملے گا۔ اب ہندوستانیوں کے خون سے کھیلنا پاکستان کو مہنگا پڑے گا۔ یہ ہندوستان کا عزم ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس عزم سے ہٹا نہیں سکتی۔ انہوں نے کہا کہ وکست بھارت کی تعمیر کے لیے سیکوریٹی اور خوشحالی دونوں ضروری ہیں۔ یہ تب ہی ممکن ہوگا جب ہندوستان کا کونہ کونہ مضبوط ہوگا۔ آج کا یہ پروگرام ہندوستان کی تیز ترقی کی ایک مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں نے مذہب پوچھ کر ہماری بہنوں کی مانگ کا سندور اجاڑ دیا تھا۔ پہلگام میں گولیاں چلی تھیں، ان گولیوں سے 140 ہم وطنوں کا سینہ چھلنی ہوا تھا۔ اس کے بعد ہر ہم وطن نے یکجہتی کے ساتھ عزم کیا تھا کہ دہشت گردوں کو مٹی میں ملا دیں گے اور تصور سے بھی بڑی سزا دیں گے۔ آج ملک کی فوج کی شجاعت سے ہم سب اس عہد پر پورا اترے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے تینوں افواج کو کھلی چھوٹ دے دی تھی اور تینوں فوجوں نے مل کر ایسا چکرویو رچا کہ پاکستان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ 22 تاریخ کے حملے کے جواب میں ہم نے 22 منٹ میں دہشت گردی کے 9 سب سے بڑے ٹھکانوں کو تباہ کر دیا۔ دنیا نے یہ دیکھ لیا کہ جب سندور بارود بن جاتا ہے تو نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ یہ اتفاق ہی ہے کہ 5 سال قبل بالاکوٹ میں ملک نے ایئر اسٹرائیک کی تھی تو میرا پہلا جلسہ عام راجستھان کی سرحد پر ہوا تھا۔ اب آپریشن سندور ہوا اور اس کے بعد پہلا جلسہ عام وہ بھی راجستھان کی سرحد پر بیکانیر میں ہوا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ انہوں نے چورو میں کہا تھا اس مٹی کی قسم میں ملک کو مٹنے نہیں دوں گا۔ میں ملک کو جھکنے نہیں دوں گا۔ آج میں راجستھان کی دھرتی سے ہم وطنوں سے بڑی عاجزی سے کہنا چاہتا ہوں کہ ملک کے کونے کونے میں ترنگا یاتراؤں کا ہجوم چل رہا ہے۔ جو سندور مٹانے نکلے تھے انہیں مٹی میں ملا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج وہ بیکانیر کے نال ایئربیس پر اترے۔ پاکستان نے اس ایئربیس کو بھی نشانہ بنانے کی کوشش کی۔

اداریہ

آصف جاہی دور حکومت میں ہندو مسلم تعلقات

1724ء میں میر قمر الدین خان نظام الملک آصف جاہ نے دکن میں آصف جاہی سلطنت کی بنیاد ڈالی جو بعد میں "ریاست حیدرآباد" کے نام سے مشہور ہوئی۔ نظام الملک کے خاندان نے 224 سال تک دکن پر حکومت کی۔ نظام الملک نے جس وقت ریاست آصفیہ کی بنیاد ڈالی اس وقت ریاست کا رقبہ تقریباً دو لاکھ مربع میل تھا۔ اور وہ دریائے نربدا سے لے کر راس کماری تک پھیلی ہوئی تھی۔ خلیج بنگال کا سارا جنوب مشرقی ساحلی علاقہ اس ریاست میں شامل تھا۔ انگریزوں نے مدراس میں قدم جمانے کے بعد آہستہ آہستہ کر کے نظام سرکار کا سارا ساحلی علاقہ ہڑپ کر لیا۔ تب ریاست حیدرآباد سکڑ کر 82 ہزار مربع میل کی ایک ایسی شاندار حویلی بن گئی جسے دشمن سرزمین نے چاروں طرف سے گھیر کر حمل و نقل کے تمام راستوں پر پہرے بٹھا دیے تھے۔

تاریخ ہند میں دولت آصفیہ کے حکمرانوں کا ایک خاص وصف رہا ہے۔ انہوں نے ہندوؤں کو حکومت کے نظم و نسق میں مسلمانوں سے پیچھے نہیں رکھا۔ چنانچہ نظام الملک نے حکومت کی شروعات ہی ایک ہندو امیر راجا رگھوناتھ داس کو وزیر مقرر کر کے کی۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ خاندان آصفیہ کے 7 بادشاہ ہوئے ان کے ہندو وزیروں کی تعداد بھی 7 رہی۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہر بادشاہ کے دور میں کم از کم ایک ہندو وزارت کے عہدہ پر فائز رہ چکا تھا۔

مسلم حکمرانوں کی دوسری امتیازی خصوصیت یہ رہی ہے کہ انہوں نے سماج میں مختلف مذہب کے ماننے والوں کے تناسب میں تبدیلی لانے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ اس سیکولر انداز جہاں بانی کے بڑے دور رس اثرات مرتب ہوئے۔ ہندوؤں کو کبھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ تخت سلطنت پر کوئی ہندو دشمن حکمران بیٹھا ہوا ہے۔

1931ء کے اعداد و شمار کے مطابق ریاست حیدرآباد کی جملہ آبادی 16 اور 17 ملین (ایک کروڑ 64 لاکھ) کے درمیان تھی۔ اس آبادی کا 41 فیصد (76 لاکھ) ہندو، 36 فی صد (60 لاکھ) پست اقوام اور 18 فی صد (30 لاکھ) مسلمان تھے۔ باقی پانچ فی صد (7 لاکھ) میں سکھ، عیسائی اور پارسی شامل تھے۔

ریاست کے اندر معیشت کے تمام ذرائع پر ہندوؤں کی ہی اجارہ داری تھی۔ 1931ء کے اعداد و شمار کے مطابق زراعت میں 92 فیصد ہندو اور 8 فیصد مسلمان، صنعت و حرفت میں 95 فیصد ہندو اور 5 فی صد مسلمان تجارت میں 87 فیصد ہندو اور 13 فیصد مسلمان، فوج اور پولیس میں 78 فیصد ہندو اور 22 فی صد مسلمان اور سرکاری ملازمتوں میں 68 فیصد ہندو اور 32 فیصد مسلمان تھے۔ حکومت کے خزانے سے مذہبی اور سماجی اداروں، عبادت گاہوں اور مذہبی رسوم ادا کرنے والے افراد کو امداد اور تنخواہیں دی جاتی تھیں۔ 31,372 مندر، 5191 مساجد اور 110 چرچ ریاست کے محکمہ امور مذہبی کی زیر نگرانی رقمی امداد سے چلائے جاتے تھے۔ 11,355 ہندو اداروں کو سالانہ 98 ہزار روپیہ اور 5000 مسلم اداروں کو سالانہ 9400 روپیہ امداد دی جاتی تھی۔ رقمی امداد کے علاوہ مندروں کو 2 لاکھ ایکڑ زمین جاگیر میں دی گئی تھی۔ ریاست کے باہر برٹش انڈیا کے علاقوں میں بھی امداد دی جاتی تھی۔

حیدرا نے گنڈی پیٹ کے اطراف 40 غیر قانونی تعمیرات کو منہدم کر دیا

حیدرآباد: اپنی مسماری مہم کو جاری رکھتے ہوئے، حیدرآباد ڈیزاسٹر رسپانس اینڈ اسیٹس مانیٹرنگ اینڈ پروٹیکشن ایجنسی (HYDRAA) نے اتوار کو گنڈی پیٹ جھیل کے فل ٹینک لیول (FTL) میں تعمیر کی گئی تقریباً 40 غیر قانونی تعمیرات کو منہدم کر دیا۔ مقامی لوگوں کی شکایت کی بنیاد پر کہ ایف ٹی ایل میں عمارتیں غیر قانونی طور پر تعمیر کی گئی ہیں، ہائیڈرا کمشنر اے وی رنگناتھ نے عملے کو انہیں ہٹانے کی ہدایت دی۔ انہدامی مہم میں میونسپل، پولیس، ریونیو اور HMWS&SB کے اہلکاروں نے حصہ لیا۔ حکام کے مطابق، گرام پنچایت نے 2009 میں عمارتوں کی تعمیر کی اجازت دی تھی۔ تاہم، اس وقت کے سرپنچ نے پرانی تاریخوں والی دوسری عمارتوں کو بھی اجازت دی، جو کہ غیر قانونی تھا۔ ہائیڈرا نے کہا کہ ماضی میں ایسی عمارتوں کے لیے اجازت دینے والے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ حکام نے کہا کہ یہ اجازت نامے غلط تھے۔ انہوں نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ تازہ ترین اصولوں کے مطابق میونسپل عہدیداروں سے اجازت لیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ گنڈی پیٹ کے ایف ٹی ایل کے اندر غیر قانونی تعمیرات کی اجازت دینے سے جھیل کو ان غیر قانونی ڈھانچوں میں رہنے والے لوگوں کے فضلے سے آلودہ کیا جا رہا ہے۔ عہدیداروں نے کہا کہ اگر گنڈی پیٹ جھیل آلودہ ہوتی ہے تو حیدرآباد کے لوگوں کو پینے کے پانی کی قلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے مزید مشورہ دیا۔

حیدرآباد میں طوفانی بارش۔ بائیکس پانی میں بہہ گئے

10 سنٹی میٹر بارش ریکارڈ

حیدرآباد ۔ 20 اگست (اردو لیکس) حیدرآباد شہر میں منگل کی صبح کی اولین ساعتوں سے کئی علاقوں میں طوفانی بارش ہوئی۔ بارش کا یہ سلسلہ صبح چار بجے کے بعد شروع ہوا۔ دھواں دھار بارش سے سڑکوں پر پانی جمع ہو گیا۔ جس کی وجہ سے گاڑی چلانے والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی مقامات پر سڑکیں جھیل میں تبدیل ہو گئیں۔ رام نگر کی سڑکوں پر موٹر سائیکل کے ساتھ لوگ کافی دور تک پانی میں بہہ گئے۔ خیریت آباد، کوٹھی، سلطان بازار، بیگم بازار، عابڈس، نامپلی، بشیر باغ، لکڑی کا پل، سیف آباد، لبرٹی، حمایت نگر، نارائن گوڑہ، ٹینک بنڈ، ملک پیٹ، دلسکھ نگر، ایل بی نگر، وستھلی پورم، حیات نگر، بنجارہ ہلز، پنجہ گٹہ، جوبلی ہلز اور پرانے شہر کے دیگر کئی علاقوں میں بارش ہوئی۔ بارش کا یہ سلسلہ صبح 8 بجے تک جاری رہا کئی علاقوں میں 10 سنٹی میٹر سے زیادہ بارش ہوئی۔

MEPA کے زیر اہتمام 27 مئی کو طلبہ کیلئے تہنیتی تقریب

نارائن پیٹ: نارائن پیٹ ضلع میں اس مہینے کی 27 تاریخ کو ضلع ہیڈ کوارٹر میں "میپا" (MEPA) یعنی مودیراج ایمپلائیز اینڈ پروفیشنلز اسوسی ایشن، تلنگانہ نارائن پیٹ ضلع کی زیر نگرانی، مودیراج طلباء اور ملازمین کے لیے ایک اعزازی تقریب منعقد کی جائے گی اس بات کی اطلاع میپا نارائن پیٹ ضلع صدر راگھویندر نائیڈو مودیراج، مودیراج ٹاؤن صدر بابن گیری وینکٹیا مودیراج، مچھلی صنعت کوآپریٹو سوسائٹی ضلع صدر کانت کمار مودیراج، میپا لیگل ایڈوائزر آکولا بالپا مودیراج، نائب صدر گووند راجو مودیراج، اعزازی صدر جول وینکٹیش مودیراج، جنرل سکریٹری کاولی راجو مودیراج، اور مشیر مراٹھی نارائن مودیراج نے ایک پریس کانفرنس میں دی۔ انہوں نے بتایا کہ 27 مئی کو ہونے والی اس اعزازی تقریب میں دسویں جماعت، انٹرمیڈیٹ فرسٹ اور سیکنڈ ایئر میں بہترین کارکردگی دکھانے والے 240 طلباء، اور حال ہی میں ملازمت حاصل کرنے والے 60 افراد کو مودیراج بزرگوں کے ہاتھوں اعزاز سے نوازا جائے گا۔ تعلیم کے میدان میں طلباء میں شعور بیدار کرنے کے مقصد سے، پروفیسر مرلی منوہر کی زیر قیادت اعلیٰ تعلیم سے متعلق ایک خصوصی آگاہی سیشن کا بھی انعقاد کیا جائے گا۔

جامعۃ المؤمنات کا 31/واں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد وعطائے خلعت و دستار بندی برائے خواتین

حیدرآباد (راست) جامعۃ المؤمنات کا 31/ واں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و عطائے خلعت و دستار بندی جس کا مرکزی موضوع "دعوت و تبلیغ اور مسلم خواتین" بتاریخ ۱۲/ مارچ، بروز ہفتہ، صبح ۹/ بجے دن اردو مسکن خلوت حیدرآباد میں مقرر ہے اس جلسہ کی صدارت ڈاکٹر مفتیہ حافظہ رضوانہ زرین پرنسپل و شیخ الحدیث جامعۃ المؤمنات کریں گی۔ اس جلسہ میں بحیثیت مہمانان خصوصی محبوب ملت الحاج محمد محمود علی (وزیر داخلہ تلنگانہ اسٹیٹ) جناب طارق انصاری (صدر نشین اقلیتی کمیشن تلنگانہ اسٹیٹ)، جناب ممتاز احمد خاں (ایم ایل اے حلقہ چارمینار)، جناب جعفر حسین معراج (ایم ایل اے نامپلی)، جناب محمد غوث (نمائندہ کارپوریٹر)، حضرت مولانا ڈاکٹر حافظ محمد مظفر حسین خاں بندہ نوازی، سید شاہ نورالحق قادری، ڈاکٹر محمد غفور الدین صدیقی پرویز، ڈاکٹر حافظ سید محمد عبدالصمد شرفی، محترمہ آمنہ بیگم، ڈاکٹر مفتیہ انیس فاطمہ، ڈاکٹر مفتیہ رابعہ بصری، پروفیسر ڈاکٹر حافظہ قمر النساء بیگم (سابقہ صدر شعبہ عربی عثمانیہ یونیورسٹی)، ڈاکٹر مفتیہ ناظمہ عزیز مؤمناتی، ڈاکٹر مفتیہ تہمینہ تحسین مؤمناتی، ڈاکٹر مفتیہ نسرین افتخار مؤمناتی، ڈاکٹر مفتیہ سیدہ عشرت بیگم مؤمناتی، ڈاکٹر مفتیہ عائشہ طیبہ شرکت و خطاب کریں گے۔ اس موقع پر دو کتب ڈاکٹر مفتیہ حافظہ رضوانہ زرین پرنسپل و شیخ الحدیث جامعۃ المؤمنات کی تصنیف بنام: "نسوانی حقوق کا شرعی موقف"۔ ڈاکٹر مفتیہ ناظمہ عزیز مؤمناتی شیخ الفقہ جامعۃ المؤمنات کی تصنیف بنام: "ہدایت کے پھول" رسم اجراء بدست مہمان خصوصی عمل میں لائی جائیگی۔ ڈاکٹر مفتی حافظ محمد مستان علی قادری بانی و ناظم اعلیٰ جامعۃ المؤمنات، ڈاکٹر حافظ محمد صابر پاشاہ قادری، ڈاکٹر مفتی عبدالواسع احمد صوفی نے خواتین و طالبات قدیم و جدید سے شرکت کی خواہش کئے ہیں۔

کوثر محی الدین کا مختلف علاقوں کا دورہ

کاروان حلقہ کے مجلسی رکن اسمبلی کوثر محی الدین نے آج صبح جی ایچ ایم سی زونل کمشنر خیریت آباد اور ان کی ٹیم کے ہمراہ حلقہ کاروان کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ اس دوران رکن اسمبلی کوثر محی الدین نے عہدیداروں کے ساتھ گولکنڈہ، ٹولی چوکی، حکیم پیٹ کے علاوہ دیگر علاقوں میں ماہ رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر انتظامات کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر رکن اسمبلی کوثر محی الدین نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ مساجد کے قریب تمام مقامات کو فوری طور پر صاف صفائی کے موثر انتظامات کریں۔ اس موقع پر مقامی کارپوریٹرس وجہ الزماں، ہارون فرحان، محمد بدرالدین کے علاوہ دیگر موجود تھے۔

اے بی وی پی کی پرگتی بھون کا محاصرہ کرنے کی کوشش کی

حیدرآباد (یو این آئی) تلنگانہ پبلک سروس کمیشن کے پرچہ کے لیک ہونے کے معاملہ میں اے بی وی پی نے حیدرآباد میں وزیر اعلیٰ تلنگانہ کے چندر شیکھر راو کے کیمپ آفس پرگتی بھون کے محاصرہ کی کوشش کی۔ اس موقع پر اے بی وی پی کارکنوں اور پولیس کے درمیان بحث و تکرار ہو گئی اور احتجاج کے نتیجہ میں صورتحال کشیدہ ہو گئی۔ پولیس نے اے بی وی پی کے کارکنوں کو حراست میں لے لیا۔ ان احتجاجیوں نے حکومت کے خلاف نعرے بازی کی اور کہا کہ وزیر اعلیٰ کو اس معاملہ پر ردعمل ظاہر کرنا چاہئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاستی حکومت طلباء اور بے روزگاروں کی زندگیوں سے کھیل رہی ہے

انتقال

حیدرآباد۔ جناب منہاج الدین احمد ارشد ولد غلام دستگیر مرحوم کا دماغ پر حملہ کے باعث اچانک 9/ مارچ کو انتقال ہو گیا۔ وہ 44 برس کے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ، تین لڑکیاں اور ایک لڑکا شامل ہے۔ مرحوم جناب احمد منیر الدین خالد کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم انتہائی سادہ مزاج اور منکسر المزاج شخصیت کے حامل تھے۔ نماز جنازہ اور تدفین کی تفصیلات کیلئے 8885111660 پر ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔

مدرسہ محمدیہ لتحفیظ القرآن، کا دوسرا سالانہ اجلاس

حیدرآباد جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و سکندرآباد کے زیر اہتمام چلائے جانے والے حیدرآباد شہر کے لنگر حوض میں واقع، مدرسہ محمدیہ لتحفیظ القرآن، کا دوسرا سالانہ اجلاس بتاریخ 10 مارچ بروز جمعہ بعد نماز مغرب تا عشاء بمقام مسجد محمدیہ اہل حدیث پلاٹ نمبر 102 سردار باغ لنگر حوض حیدرآباد منعقد کیا جائے گا جس کی صدارت امیر جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و سکندرآباد ممتاز عالم دین فضیلۃ الشیخ شفیق عالم خان جامعی کریں گے۔ اجلاس میں مہمانان خصوصی کی حیثیت سے ممتاز عالم دین و نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالقیوم، ممتاز عالم دین و ناظم تعلیمات جامعہ دارالفرقان للبنات سعید آباد طہ سعید خالد مدنی، ممتاز عالم دین و ناظم جمعیت اہل حدیث حیدرآباد سکندرآباد فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سید آصف عمری شرکت کر کے مخاطب کریں گے۔ امیر جمعیت اہل حدیث حیدرآباد و سکندرآباد فضیلۃ الشیخ شفیق عالم خان جامعی نے تمام احباب سے کثیر تعداد میں شرکت کر کے جلسہ کو کامیاب بنانے کی اپیل کی ہے۔

صندل شریف حضرت سید سالار مسعود غازیؒ شاہ پور ضلع یادگیر

شاہ پور۔ (راست) شاہ پور ضلع یادگیر کرناٹک میں واقع درگاہ حضرت سالار مسعود غازیؒ کے صندل شریف کے موقع پر سماجی جہدکار، محب اردو اور وظیفہ یاب محکمہ پولیس جناب خواجہ فرید الدین انعامدار نے آثار شریف پہنچ کر 8 / مارچ کو اہلیان شاہ پور کی موجودگی میں درگاہ شریف کے خادم کو عطر کا نذرانہ پیش کیا۔

اللہ پور ڈیویژن میں عالمی یوم خواتین تقریب کا انعقاد

عالمی یوم خواتین کے موقع پر سری سائی چیتنیا اسکول کی سالانہ تقریب میں 116 اللہ پور ڈویژن کارپوریٹر صبیحہ غوث الدین نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس موقع پر اسکول پرنسپل سرینواس نے کہا کہ 116 اللہ پور ڈویژن میں گزشتہ 8 سالوں سے خواتین کے لیے کوئی بھی مسئلہ درپیش ہو تو خاتون کارپوریٹر صبیحہ غوث الدین نے حل کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جس پر ہمیں فخر ہے۔ اس موقع پر کارپوریٹر صبیحہ غوث الدین نے بھی عالمی یوم خواتین کی مبارکباد پیش کی۔

مضامین ڈاکٹر محمد حمید اللہ کتاب کی اشاعت

حیدرآباد (راست) ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا شمار جامعہ عثمانیہ کے ان اہم فرزندوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی علمی تحقیقات سے اس کے نام کو چار چاند لگا دیئے۔ نظام نے تقسیم ہند کے وقت ایک وفد کو اقوام متحدہ میں نمائندگی کے لئے پیرس بھیجا تھا جس میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ شامل تھے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اہل مغرب کو اسلام کی حقیقی تعلیمات اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے متعارف کرانے کے لئے مختلف زبانوں میں ایک ہزار سے زیادہ مقالے اور 175 سے زیادہ کتابیں چھوڑی ہیں ان کتابوں کا ترجمہ روسی، چینی اور جاپانی کے علاوہ دنیا کی بیشتر زبانوں میں ہو چکا ہے۔ مضامین ڈاکٹر حمید اللہ کتاب میں ڈاکٹر حمید اللہ کے خاندان کی تفصیلات، مولوی عبدالوہاب مدار الامراء، مولوی محمد سعید خان، مولوی حسین عطاء اللہ، خانہ خلیل، شمس العلماء، قاضی عبید اللہ، مولوی محمد صادق مفتی محی الدین محمود، حاجی غلام محمد شرف الدولہ، مولوی عبدالقادر اور حاجی محمد غوث کے بارے میں تفصیلی مضامین شامل ہے۔ یہ کتاب 11-3-855، ملے پلی، حیدرآباد سے حاصل کی جاسکتی ہے یا فون نمبر 9885974828 پر ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔

ہندوستانی بحریہ کی مشقیں جاری

حیدرآباد۔ 13 اگست (ایجنسیز) ہندوستانی بحریہ کی آپریشنل سطح کی اہم مشق ٹروپکس اس ہفتے بحیرہ عرب میں اختتام پذیر ہوئی جس میں تقریباً چار ماہ تک بحریہ

جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال۔ روبوٹک سرجری کے ذریعے گھٹنے کی تبدیلی کی سرجری

عادل آباد۔ (اردو لیکس) یشودا ہاسپٹل ڈاکٹر سنیل ڈھگے پلی نے بتایا کہ جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے گھٹنے کی تبدیلی کی سرجری کی جا رہی ہے۔ انہوں نے عادل آباد شہر مستقر میں منعقدہ ایک میڈیا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جدید روبوٹک طریقہ کار کے ذریعے گھٹنے کی تبدیلی کی سرجری کے متبادل طریقہ کار کے بارے میں آگاہی پیدا کی۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد کے سوماجی گوڑا یشودا ہاسپٹل میں جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے متاثرین کے گھٹنے کی تبدیلی کی سرجری کی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جو لوگ گھٹنے کی بیماری کے پہلے دو مراحل میں ہیں وہ انجکشن لگا سکتے ہیں لیکن جو لوگ تیسرے اور چوتھے مرحلے میں ہیں انہیں سرجری کی ضرورت ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ روبوٹک جوائنٹ ریپلیسمنٹ کے ذریعے گھٹنے کی تبدیلی درست طریقے سے کی جا سکتی ہے اور اس طریقہ کار میں فزیوتھراپی بھی آسان ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بہت سے مریض روبوٹک گھٹنے کی تبدیلی سے ریلیف کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ قبل ازیں ضلع منچریال سے تعلق رکھنے والی کنکا تارا جس روبوٹک جوائنٹ ریپلیسمنٹ کے ذریعے گھٹنے کی تبدیلی کی سرجری کی گئی تھی نے طریقہ کار کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ سرجری کے بعد کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اور پہلے کے مقابلے میں اپنا کام خود کرنے کے قابل ہیں۔ یوسف گوڑا نے 12 سینٹی میٹر، راجندر نگر 11، ویسٹ ماریڈ پلی 10، اپل 10، گولکنڈہ میں اور بیگم پیٹ نے 10 سینٹی میٹر بارش ریکارڈ کی۔۔۔ انہوں نے تلنگانہ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین اور سکریٹری کو فوری طور پر برخاست کرنے اور وزیر اعلیٰ کے چندر شیکھر راو کے فوری استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے برسر خدمت جج کے ذریعہ اس معاملہ کی جانچ کی جائے۔

نارائن پیٹ ضلع کی یووا شکتی فاؤنڈیشن کی جانب سے ایک زندگی بچانے والا AB نیگیٹیو خون کا عطیہ:

نارائن پیٹ: نارائن پیٹ ضلع کی یووا شکتی فاؤنڈیشن کے صدر پربھین اور ڈائریکٹر گنیش نے بتایا کہ ایک نازک حالت میں موجود مریض کو خون عطیہ کر کے اس کی جان بچائی گئی۔ تفصیلات کے مطابق نارائن پیٹ ضلع مرکز سے تعلق رکھنے والے شنکر پا کو خون کی کمی کے باعث ضلع ایریا اسپتال میں داخل کیا گیا۔ ڈاکٹروں کے مطابق شنکر پا کی جان بچانے کے لیے فوری طور پر B نیگیٹیو خون کی ضرورت تھی، لیکن خون دستیاب نہ ہونے کے سبب اہل خانہ شدید پریشان تھے۔ اسی دوران مقامی افراد کی اطلاع پر یووا شکتی فاؤنڈیشن سے رابطہ کیا گیا۔ یووا شکتی فاؤنڈیشن کے صدر پربھین کی رہنمائی میں ضلع مرکز کے نوجوان محمد سمیر نے انسانیت کے جذبہ کے تحت خون عطیہ کیا اور ایک قیمتی جان بچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کار انسانیت پر اہل خانہ اور فاؤنڈیشن کے ارکان نے محمد سمیر کی خوب ستائش کی۔ اس موقع پر یووا شکتی فاؤنڈیشن کے صدر پربھین، ڈائریکٹر گنیش، لیب ٹیکنیشین اور راکیش نے شرکت کی۔

نارائن پیٹ میونسپل یونین کا احتجاج

نارائن پیٹ: میونسپل یونین کے زیر اہتمام آل انڈیا مزدور و کسان تنظیموں کے زیر قیادت 20 مئی کو ہونے والے احتجاجی پروگرام کے ایک حصے کے طور پر، نارائن پیٹ میونسپل گیٹ کے سامنے میونسپل ملازمین نے احتجاج درج کروایا۔ اس موقع پر CITU کے ضلع سکریٹری بال رام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت فوری طور پر مزدوروں کے مفادات کو نقصان پہنچانے والے چار لیبر کوڈز کو منسوخ کرے، کم از کم تنخواہ 26 ہزار روپے مقرر کرے، مزدوروں کے لیے حادثاتی بیمہ، زندگی کا بیمہ فراہم کرے، اور ریٹائرمنٹ کے بعد انہیں ماہانہ 10 ہزار روپے پنشن کی سہولت فراہم کرے۔ اس احتجاجی پروگرام میں میونسپل یونین کے قائدین سائبلو، نرسپا اور دیگر افراد نے بھرپور شرکت کی اور ان مطالبات کو دہرایا کہ مزدوروں کے وقار، تحفظ اور فلاح کے لیے حکومت فوری اقدامات کرے۔

نارائن پیٹ ضلع ایس پی یوگیش گوتم کا دورہ کرشنا

نارائن پیٹ: کرشنا پولیس اسٹیشن حدود میں واقع کسور گاؤں کے مضافات میں، بھیمہ ندی کے قریب، جنگال تپنا نامی ایک کسان کو مبینہ طور پر مگرمچھ کھینچ لے جانے کی اطلاع کے پیش نظر، ضلع کے ایس پی جناب یوگیش گوتم آئی پی ایس نے بھیمہ ندی کے اطراف کا دورہ کرتے ہوئے وہاں موجود افسران اور مقامی عوام سے بات چیت کی۔ بعد ازاں ایس پی نے ہدایت دی کہ این ڈی آر ایف (نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس)، جنگلات محکمہ، غوطہ خور ٹیمیں اور مقامی پولیس کے اشتراک سے بڑے پیمانے پر تلاشی مہم چلائی جائے۔ انہوں نے تاکید کی کہ تلاشی کے دوران تمام تر حفاظتی احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔ اس موقع پر ایس پی کے ہمراہ مکتھل سی آئی رام لال، کرشنا ایس آئی ایس ایم نوید، ایم آر او، کرشنا پولیس، ریونیو افسران اور مقامی دیہاتی موجود تھے۔

سماجی خدمت گزار محترمہ یعقوب بی کی تہنیتی تقریب

ورنگل۔ (ای میل) پروت گری منڈل ضلع ورنگل میں بڑے پیمانے پر منعقد کئے گئے عالمی یوم خواتین تقریب کے موقع پر سیرود یا اولڈ ایج ہوم کی روح رواں محترمہ یعقوب بی کی ان کی عوامی نمایاں خدمات پر ریاستی وزیر بلدی نظم و نسق، انفارمیشن ٹکنالوجی و شہری ترقیات کے تارک راما راؤ کے ہاتھوں زبردست تہنیت کی گئی۔ اس موقع پر ریاستی وزیر پنچایت راج ایرابلی دیا کر راؤ، کونسل چیرمین ڈاکٹر بنڈا پرکاش، رکن اسمبلی وردھنا پیٹ آروری رمیش، ضلع کلکٹر ورنگل ڈاکٹر بی گوپی کے علاوہ دیگر عوامی نمائندے اور مختلف محکمہ جات کے اعلیٰ عہدیدار موجود تھے۔

اے پی میں آپریشن مدر ٹائیگر آخری مرحلہ میں پہنچ گیا

وجئے واڑہ۔ آندھرا پردیش کے ضلع نندیال میں آپریشن مدر ٹائیگر آخری مرحلہ میں پہنچ گیا ہے جہاں پر جنگلاتی علاقہ میں شیر کے چار بچے پائے گئے تھے۔ ان کے پائے جانے کی ویڈیو کے سوشل میڈیا پر وائرل ہونے اور مقامی افراد کی اطلاع کے بعد محکمہ جنگلات کے عہدیداروں نے اس آپریشن کو شروع کیا تھا۔ ان شیر کے بچوں کی عمر ایک ماہ ہے۔ ضلع کے کوتہ پلی منڈل کے پدا گماڑہ پورم میں ان شیر کے بچوں کی موجودگی سے مقامی افراد میں خوف پایا جاتا ہے۔ ان شیر کے بچوں کو ان کی ماں سے ان کو ملانے کیلئے محکمہ جنگلات کے عہدیداروں نے مدر ٹائیگر آپریشن کا آغاز کیا ہے جو آخری مرحلہ میں داخل ہو گیا۔ اس آپریشن کے آغاز کے 72 گھنٹوں کے بعد ان بچوں کی ماں کا پتہ چل گیا۔ وٹرنری ڈاکٹرس ان بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں اور ان کی نگرانی میں ہی ان کو غذا دی جا رہی ہے۔

مینارہ علم و ادب... پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی

پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی سلون، رائے بریلی کے رہنے والے تھے۔ 1958 میں دارالعلوم ندوۃ العلماء سے عالمیت اور وہیں سے 1960 میں فضیلت کی۔ اس کے بعد لکھنؤ یونی ورسٹی سے فاضل ادب اور بی اے کی تعلیم مکمل کی۔ پھر وہیں سے ایم اے کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ تعلیمی مراحل مکمل کرنے کے بعد عملی میدان میں قدم رکھا۔ چند برسوں کو چھوڑ کر پوری زندگی تدریس سے وابستہ رہے۔ 1968 سے 1971 تک لکھنؤ یونی ورسٹی میں عارضی طور پر تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 1972 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ عربی سے بہ حیثیت استاد وابستہ ہوئے۔ لیکن یہ وابستگی 1980 میں اس وقت موقوف ہوگئی، جب وہ حیدرآباد منتقل ہوگئے۔ وہاں ان کا تقرر سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انگلش اینڈ فارن لنگویجز، حیدرآباد میں بحیثیت ریڈر ہوگیا تھا۔

شاہ اجمل فاروق ندوی

بیس سال پرانی بات ہے۔ 21 جنوری 2003 کو علمی دنیا پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی کی مقتدر اور دل آویز شخصیت سے محروم ہوگئی تھی۔ اس وقت ہم دارالعلوم ندوۃ العلماء میں عالیہ ثالثہ کے طالب علم تھے۔ علم الفرائض کی کتاب السراجی کا گھنٹا چل رہا تھا۔ ایک ملازم نے آ کر ہمارے استاد مفتی محمد ظفر عالم ندوی کے کان میں کچھ کہا۔ ملازم کے جانے کے بعد استاد محترم نے اعلان کیا کہ دہلی میں پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس گھنٹے کے بعد سب لوگ مسجد میں جمع ہو جائیں۔ ہم لوگ مسجد پہنچے تو پوری مسجد بھری ہوئی تھی۔ استاد گرامی قدر مولانا نذرالحفیظ ندوی ازہری (1939–2021) نظامت فرما رہے تھے۔ ہاتھ میں مائک لیے زار و قطار رو رہے تھے۔ اسی عالم میں انھوں نے کسی طرح مرشد الامت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی (ولادت 1929:) کو دعوت دی۔ مولانا تشریف لائے اور نہایت کرب کے ساتھ کچھ دیر گفتگو فرمائی۔ جون ایلیا (1931–2002) کا یہ مشہور شعر اس دن پہلی مرتبہ انھی کی زبان مبارک سے سنا تھا:

اس گلی نے یہ سن کے صبر کیا
جانے والے یہاں کے تھے ہی نہیں

مرشد الامت کے خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس دن کسی استاد نے ہمیں یہ بھی بتایا تھا کہ ندوۃ العلماء کی مجلس انتظامی کے کسی رکن کی وفات پر تعزیتی جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ سید ضیاء الحسن ندوی کچھ عرصے پہلے ہی مجلس انتظامی کے رکن بنائے گئے تھے۔ انھوں نے اپنی مادر علمی کو چلانے والے ادارے کی رکنیت پر بہت مسرت کا اظہار بھی کیا تھا۔ لیکن وہ مجلس کے کسی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اگلے دن ناظم ندوۃ العلماء نے تعزیت کے لیے دہلی کا سفر بھی فرمایا اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے انصاری آڈیٹوریم میں منعقد ہونے والے بہت بڑے تعزیتی جلسے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ کافی دن تک مرشد الامت کی عشائی مجلس میں پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی کا ذکر خیر ہوتا رہا۔ پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی سلون، رائے بریلی کے رہنے والے تھے۔ 1958 میں دارالعلوم ندوۃ العلماء سے عالمیت اور وہیں سے 1960 میں فضیلت کی۔ اس کے بعد لکھنؤ یونی ورسٹی سے فاضل ادب اور بی اے کی تعلیم مکمل کی۔ پھر وہیں سے ایم اے کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ تعلیمی مراحل مکمل کرنے کے بعد عملی میدان میں قدم رکھا۔ چند برسوں کو چھوڑ کر پوری زندگی تدریس سے وابستہ رہے۔ 1968 سے 1971 تک لکھنؤ یونی ورسٹی میں عارضی طور پر تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 1972 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ عربی سے بہ حیثیت استاد وابستہ ہوئے۔ لیکن یہ وابستگی 1980 میں اس وقت موقوف ہوگئی، جب وہ حیدرآباد منتقل ہوگئے۔ وہاں ان کا تقرر سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انگلش اینڈ فارن لنگویجز، حیدرآباد میں بحیثیت ریڈر ہوگیا تھا۔ شاید انھیں دکن کی سرزمین راس نہ آئی۔ دو سال بعد 1982 میں وہ پھر دہلی پہنچ گئے اور شعبہ عربی جامعہ ملیہ اسلامیہ میں بحیثیت ریڈر تدریس انجام دینے لگے۔ 1988 میں معمول کے مطابق ترقی کر کے پروفیسر ہوگئے۔ 1990 اور 1996 میں تین سالہ میقات کے لیے شعبے کے صدر مقرر ہوئے۔ 1998 میں عربی زبان و ادب کی خدمت پر صدر جمہوریہ ایوارڈ سے سرفراز کیے گئے۔ 2000 میں فیکلٹی آف ہیومنیٹیز اینڈ لینگویجز کے ڈین بنائے گئے اور تاحیات اس منصب پر فائز رہے۔ تصنیف و تالیف کی طرف توجہ نہیں کی۔ کئی برس ثقافۃ الہند کے مدیر رہے۔ اس دوران اپنے استاد و مربی مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن ندوی (1913–1999) کی رحلت پر رسالے کا خصوصی نمبر شائع کیا۔ مختلف رسائل اور سمیناروں کے لیے مقالات لکھے۔ بحری ادب پر ان کی کتاب عربی ادب و بار غیر میں' بہت مشہور ہوئی۔ اس کے علاوہ اکیڈمی آف فارن لینگویجز کے لیے المقامات الندوۃ کے مخطوطے کو مرتب کیا۔ یہ تحقیق بھارتیہ ودیا بھون، نئی دہلی سے شائع ہوئی۔ 2008 میں ان کی اہلیہ محترمہ رضیہ سلطانہ واحدی نے ان کے کچھ متفرق مضامین کا مجموعہ "اوراق پریشاں" شائع کیا تھا۔ اس مجموعے میں شامل دو تین مضامین ایسے ہیں کہ انھیں ایک مستقل کتابچے کے طور پر شائع کیا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر مثنوی اور صاحب مثنوی پر طویل مضمون۔ اس مجموعے کے دیباچے میں انھوں نے بہت مزید عربی و اردو مضامین کے غیر مطبوع ہونے کی اطلاع بھی دی تھی۔ شاید اب تک ان کی اشاعت کا کوئی نظم نہیں ہوسکا۔

پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی بہت دل کش شخصیت کے مالک تھے۔ وہ سچ مچ "حسن" کی "ضیا" تھے۔ ان کی شخصیت میں نواسہ رسول حضرت حسن ابن علی (رضی اللہ عنہما) کی نرمی، معاملہ فہمی اور نزاکت کا عکس محسوس ہوتا تھا۔ ایک طرف وہ اعلیٰ علمی شان کے حامل تھے تو دوسری طرف متعدد سرکاری و غیر سرکاری عہدوں پر بھی فائز تھے۔ عام طور پر لوگ ان اعزازات کو کمالات سمجھ لیتے ہیں۔ شکر و سپاس اور انکسار و تواضع کا پتلا بننے کے بجائے کبر و نخوت کا مجسمہ بن جاتے ہیں۔ بندگان خدا کے لیے بافیض بننے کے بجائے بے فیضی کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ لیکن سید ضیاء الحسن ندوی ان پستیوں سے بہت بلند تھے۔ ہونٹوں پر ہمیشہ ہلکی سی مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ مخاطب کوئی طالب علم ہو یا ادنیٰ ملازم، لہجہ بہت نرم رہتا۔ ہر ایک کے کام آنا، سب کی مدد کے لیے تیار رہنا، سادگی کے ساتھ زندگی گزارنا اور اپنے بڑے نہ ہونے کا احساس تازہ رکھنا، ان کا امتیاز تھا۔ ہاں! سامنے والا رعب گانٹھنے کی کوشش کرتا، تو وہ اسے احساس دلا دیتے تھے کہ سمندر کے سکوت کو اس کی کمزوری نہ سمجھا جائے۔ ان کے انتہائی محبوب استاد و مربی مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی زبانی اس طرح کے دو واقعات سنے ہیں۔ ایک مرتبہ عالم عرب کے کسی اجلاس میں کسی مصری ادیب نے سید ضیاء الحسن ندوی سے بحث شروع کر دی۔ وہ مسکرا مسکرا کر جواب دیتے رہے۔ مصری کی مٹی خاصی جلال آمیز واقع ہوئی ہے۔ لہٰذا کچھ دیر بعد وہ مصری فاضل گرم ہوگئے۔ بہت بلند آواز میں گفتگو شروع کر دی۔ پھر کیا تھا؟ ضیاء الحسن ندوی نے اپنی علمی گفتگو کو اس "بلندی" سے پیش کرنا شروع کر دیا کہ ان موصوف کو علم کے ساتھ بلند بانگی میں بھی زیر کر دیا۔

ایک مرتبہ کسی سرکاری میٹنگ میں عربی مدارس و جامعات کے معائنے کی بات ہو رہی تھی۔ وہاں موجود کسی شخص نے معائنہ کرنے والے وفد کے متعلق کچھ بے محل سوال کر لیا۔ پھر کیا تھا؟ سرکاری افسر آگ بگولا ہوگئے۔ بولے: "ہوسکتا ہے کہ ہم کوئی کتا بھیج دیں۔ آپ کو اسے بھی معائنہ کرانا پڑے گا۔" سوال کرنے والے شخص تو رعب میں آ کر بیٹھ گئے، لیکن سید ضیاء الحسن ندوی کھڑے ہوگئے۔ فرمایا: "دھیان رہے کہ کتے کو بھیجیں گے تو اس کے ساتھ معاملہ بھی کتے ہی والا ہوگا۔"

پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی کی عالمانہ جرأت و بے باکی کے اور بھی واقعات بیان کیے جاسکتے ہیں۔ بے باکی اور کسی سے مرعوب نہ ہونا، ان کی شخصیت کا ایک نمایاں وصف تھا۔ ایسا وصف جو ان کے معاصرین میں شاذ و نادر ہی نظر آتا۔ انسان کی شخصیت میں انکسار اور بے باکی کا یہ آمیزہ اس وقت تیار ہوتا ہے، جب اس کے اندر کچھ ہوتا ہے۔ وہ کسی عہدے یا کرسی کی بے ساکھی کی وجہ سے بڑا نہیں ہوتا، واقعتاً بڑا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی وہ اپنے مفادات کے لیے اپنی خودداری کو قربان کرنا نہیں جانتا۔ چند سکوں کے لیے بے وقاری کو گوارہ نہیں کرتا۔ سید ضیاء الحسن ندوی ان دونوں اوصاف کے حامل تھے۔ ان اوصاف کی یک جائی نے ہی انھیں نہایت متواضع ہونے کے ساتھ بہت بے باک اور بے خوف بنا دیا تھا۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ عربی کی چہل پہل، فیکلٹی آف ہیومنیٹیز اینڈ لینگویجز کے ڈین آفس کی بارعب خاموشی، اکیڈمک اسٹاف کالج کی گہماگہمی اور قومی و بین الاقوامی کانفرنسوں میں پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی کو دیکھنے والا شخص جب ندوے کے احاطے یا اپنے اساتذہ کے سامنے دیکھتا، تو حیرت زدہ رہ جاتا تھا۔ عام طور پر وہ سفاری سوٹ پہنتے تھے، لیکن ندوے میں کرتے پاجامے اور شیروانی ٹوپی کا اہتمام کرتے تھے۔ اپنے اساتذہ کے سامنے جاتے تو بالکل اسی انداز سے جس انداز سے کوئی زیر تعلیم طالب علم جاتا ہے۔ میں نے ایک مرتبہ انھیں مہمان خانے میں ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے سامنے دو زانو ہو کر اس طرح سکڑے سمٹے بیٹھے دیکھا کہ اگر میں انھیں پیچھے سے دیکھتا تو کوئی طالب علم ہی سمجھتا۔ یہ ان کی جوانی کا نہیں، آخری ایک دو برسوں کا واقعہ ہے۔

اپنی وفات سے کچھ ماہ پہلے سید ضیاء الحسن ندوی ندوے تشریف لائے تھے۔ اس مناسبت سے انجمن الاصلاح کے زیر اہتمام جمالیہ ہال میں ان کا ایک محاضرہ بھی ہوا تھا۔ ندوے میں یہ ان کی آخری آمد اور طلبہ سے آخری گفتگو تھی۔ شاید اسی لیے اس دن وہ بہت کھل کر دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ بہت تفصیل سے اپنے واقعات و تجربات بیان کرتے رہے۔ یہ دلچسپ واقعہ بھی سنایا کہ میں بہت چھوٹا تھا۔ قاعدہ پڑھتا تھا۔ لیکن شاہ نامہ اسلام کے بہت سے اشعار بھی یاد تھے۔ ہم لوگ سفید کرتے پاجامے میں ملبوس اس ہال کے باہر کھیل رہے تھے۔ شور مچا رہے تھے۔ اندر ہال میں علامہ سید سلیمان ندوی طلبہ کو درس دے رہے تھے۔ ہمارا شور سن کر انھوں نے مجھے اندر بلا لیا۔ پوچھا: کیا پڑھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: قاعدہ پڑھتا ہوں۔ فرمایا: سبق سناؤ۔ میں نے قاعدہ نکالا، کوئی صفحہ کھول کر اس پر انگلی رکھی۔ پڑھنا آتا نہیں تھا، اس لیے قاعدے کی سطروں پر انگلی پھیرنے لگا اور زبان سے شاہ نامے کے اشعار سنانے لگا۔ اس منظر کو دیکھ کر سید صاحب بہت محظوظ ہوئے۔ گھر خاندان کے بارے میں پوچھا اور دعائیں دے کر رخصت فرمایا۔ پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی کو اس دنیا سے رخصت ہوئے دو دہائیاں گزر چکی ہیں۔ ہندستان میں عربی زبان و ادب سے وابستہ حلقوں میں ان کے جانے سے جو خلا پیدا ہوا تھا، وہ آج تک پر نہیں ہوسکا۔ کیوں کہ شخصیت کی کمی کرسی، عہدے، لقب اور گوشت پوست سے پوری نہیں ہوتی۔ وہ پوری ہوتی ہے ان اوصاف کے وجود سے، جو اوصاف جانے والی شخصیت کا طرہ امتیاز ہوتے ہیں۔ گہرا علم، نرم خوئی، خوش مزاجی، انکسار و تواضع، خودداری، جرأت و بے باکی، ادب آداب، روایات کا پاس و لحاظ اور اقدار کا تحفظ سید ضیاء الحسن ندوی کے امتیازی اوصاف تھے۔ ان اوصاف کی یک جائی نے ہی انھیں بڑوں کا پیارا اور چھوٹوں کا محبوب بنایا تھا۔ کیوں نہ ان اوصاف کو اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش کی جائے؟

علامہ اقبال کے کلام میں ترکوں کی کہانی

ڈاکٹر غلام قادر لون

اس وقت پوری دنیا میں ترکی کا ڈرامہ 'ارطغرل' کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ یہ ڈرامہ نہیں خلافت عثمانیہ کی تاریخ ہے۔ اس وقت اس ڈرامے کو دنیا کے ساٹھ ممالک میں دیکھا جا رہا ہے اور دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ترکوں کے ایک قبیلے کی شاخ "قائی" کا سردار سلیمان خان (شاہ) تھا جس کا بیٹا 'ارطغرل' خلافت عثمانیہ کا مورث اعلیٰ ہے۔' ارطغرل' کے فرزند عثمان خان نے 'سلطنت عثمانیہ' کی بنیاد رکھی جو بعد میں 'خلافت عثمانیہ' کے عنوان سے سوا چھ سو سال تک تین براعظموں کے مختلف خطوں پر حکومت کرتی رہی۔ عالم اسلام کی یہ عظیم خلافت صدیوں تک مسلمانان عالم کی امیدوں کا مرکز بنی رہی۔ 13 اکتوبر کو اس کے خاتمے کا اعلان کر دیا گیا اور اس کے خاتمے اور اس کی منسوخی کی بدخبری دوسروں کی زبان سے نہیں خود ترکوں کی جانب سے دنیا کو سنائی گئی۔

خلافت عثمانیہ کا عروج تاریخ اسلام کا سنہری زمانہ اور اس کا زوال ملت اسلامیہ کے انتشار و افتراق کا آغاز تھا۔ ایک زمانے میں ترکوں کی فتوحات پر چراغاں کیے جاتے تھے اور جب انہیں کہیں شکست ہوتی تھی تو عالم اسلام کے مختلف گوشوں سے آہ و فغاں بلند ہوتی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہؐ نے اپنی امت کو قسطنطنیہ کی فتح کی جو خوشخبری سنائی تھی، اسی قوم کے ہاتھوں پوری ہوئی تھی۔ بیسویں صدی کے شروع میں ترکوں ہی کی حمایت میں ہندوستان میں تحریک خلافت چلی، جس سے برصغیر کے مسلمان ترکوں اور ترکوں کی اسلامی خدمات سے روشناس ہوگئے۔ نامور علماء میں مولانا شبلی نعمانی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کو تحریک خلافت سے قبل ہی ترکوں سے عقیدت اور ہمدردی تھی۔ مولانا شبلی نے میں وفات پائی۔ مولانا جوہر اور مولانا آزاد تحریک خلافت کے روح رواں تھے۔

خلافت عثمانیہ کو عالم اسلام کے جو بڑے بڑے شعراء عظمت کی نشانی سمجھتے تھے۔ ان میں عالم عرب کے نامور شاعر احمد شوقی اور برصغیر کے علامہ محمد اقبال پیش پیش تھے۔ علامہ نے 21 اپریل کو وفات پائی۔

علامہ اقبال 9 نومبر کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ترک زوال سے گزر رہے تھے۔ خلافت عثمانیہ کے زیر نگین علاقے ایک ایک کر کے الگ ہو رہے تھے۔ بلقان جنگ نے ترکوں کو جس شکست سے دوچار کر دیا تھا اس نے پورے عالم اسلام میں رنج و غم کی لہر دوڑا دی تھی۔ ان حالات نے علامہ اقبال کو بھی متاثر کیا چنانچہ ان کے کلام کا بہترین حصہ ترکوں اور عالم اسلام کے دوسرے خطوں کے حالات سے متاثر ہو کر لکھا گیا ہے اور یہی حصہ سوز و گداز سے لبریز بھی ہے۔

ترکوں کی زبوں حالی سے فائدہ اٹھا کر اٹلی نے طرابلس پر حملہ کر دیا۔ اس جنگ میں شیخ سنوسی کی قیادت میں عرب قبائل نے ترکوں کی حمایت میں اٹلی کے خلاف ہتھیار اٹھائے۔ ایک عرب لڑکی فاطمہ بنت عبداللہ مجاہدین کو پانی پلاتی ہوئی شہید ہوئی۔ اس کی شہادت کی خبر جب ہندوستان پہنچی تو علامہ نے فاطمہ بنت عبداللہ کے نام سے ایک مرثیہ لکھا جس کا پہلا بند یہ ہے

علامہ اقبال ترکوں سے محبت رکھتے تھے۔ انھیں اس قوم کی بہادری، جفاکشی اور جوانمردی پسند تھی۔ انہوں نے اپنے کلام میں ترکوں کی اصول پرستی کی مثال میں "محاصرہ ادرنہ" کا ذکر کیا ہے۔ ادرنہ (ایڈریانوپل) کے قلعہ میں ترک سپہ سالار شکری پاشا اپنی فوج کے ساتھ محصور ہوگیا۔ دشمنوں نے قلعہ کا محاصرہ کیا۔ تو شکری پاشا نے سامان رسد نہ ہونے کی بنا پر جنگی قانون کا اعلان کر دیا جس کی رو سے فوج اب ذمی عیسائی رعایا سے خوراک لینے کی مجاز ہوگئی۔ چنانچہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سامان خورد و نوش پر ترکی فوج کا قبضہ ہوگیا مگر شہر کے مفتی نے جب یہ بات سنی تو اس نے فتویٰ جاری کیا کہ یہودی اور عیسائی ہمارے ذمی ہیں۔ ان کا مال ازروئے شریعت مسلمان فوجیوں پر حرام ہے اس فتویٰ کا اثر یہ ہوا کہ مسلمان فوجیوں نے یہودیوں اور عیسائیوں کا سارا مال و اسباب واپس کر دیا۔ علامہ نے 9 اشعار پر مشتمل نظم لکھی جس میں مفتی اعظم کے فتویٰ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے

ترکوں کی تاریخ میں شریعت کی پاسداری، دینی محبت، ایفائے عہد، رواداری کے صدہا واقعات ہیں جن سے اس قوم کی بلند سیرتی کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد انگریز خلافت عثمانیہ کے خاتمے کیلئے تیزی سے کام کرنے لگے۔ حالانکہ ہندوستان میں انگریزوں نے جنگ عظیم کے دوران مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا کہ خلافت کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ مگر جب انگریزوں کی سازش کی خبریں آنے لگیں تو دسمبر کے خلافت کانفرنس کے اجلاس میں فیصلہ لیا گیا کہ جنوری میں ایک وفد انگلینڈ بھیجا جائے جو مسلمانوں کے اس مطالبے سے وہاں کے حکمرانوں کو آگاہ کرے کہ خلافت کو منسوخ نہ کیا جائے۔ اس موقع پر علامہ اقبال نے "دریوزہ خلافت" تحریر کی

ترکی کو یورپ کا 'مرد بیمار' کہا جاتا تھا۔ یہ نام اسے یورپ والوں نے دیا تھا جو ہمیشہ خلافت عثمانیہ سے خائف رہتے تھے۔ ترکوں کے خلاف جب غدار شریف حسین نے انگریزوں کا ساتھ دیا تو انگریزوں نے ترکوں سے شام، لبنان، فلسطین اور موصل تک کا علاقہ چھین لیا۔ پیرس میں اتحادی ممالک کا کانفرنس ہوئی جس میں طے پایا کہ آرمینیہ، مشرقی اناطولیہ، آبنائے اور دردانیال روس کو دیا جائے گا۔ جنوبی البانیہ، تھریس اور قسطنطنیہ یونانیوں نے مانگا۔ 15 جون کو یونانیوں کے سمرنا کی بندرگاہ پر قبضہ کیا۔ اتحادی فوجوں نے قسطنطنیہ پر قبضہ کیا۔ جون میں پیرس میں کانفرنس ہوئی جس میں دس ملکوں نے شرکت کی۔ ترکوں نے نمائندہ بھیج کر صلح کی کوشش کی لیکن اتحادیوں نے ایک نہ سنی۔ اتحادیوں نے قسطنطنیہ کی حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ بلقانی مقبوضات پہلے ہی چھن چکی تھیں۔ افریقہ میں مغربی اقوام نے تمام علاقے ترکوں سے ہتھیائے تھے۔ دارالخلافہ قسطنطنیہ پر اتحادیوں نے قبضہ کر کے فرید پاشا کی سربراہی میں کٹھ پتلی حکومت قائم کی اور سلطان سے ایک دستاویز پر دستخط لئے گئے جس میں کہا گیا تھا کہ ترکی اب آزاد ملک نہیں ہے اسے فوج کی نہیں صرف پولیس کی ضرورت ہے۔ اتحادیوں نے پارلیمنٹ کو تحلیل کر دیا اور 86 ترک رہنماؤں کو مالٹا میں نظربند کر کے ترکی کی سلطنت ختم کر دی۔ ان حالات سے متاثر ہو کر علامہ اقبال نے "خضر راہ" لکھی جو ان کی بہترین نظموں میں شمار ہوتی ہے

گوپی چند نارنگ... ایک تعارف

پروفیسر حسن رضا

گوپی چند نارنگ کے انتقال سے اردو زبان و ادب اپنے سچے عاشق اور ایک دیدہ ور ناقد سے محروم ہوگئی۔ حالی اردو تنقید کے بنیادی پتھر ہیں۔ ان کے بعد کلیم الدین احمد نے مغرب سے حاصل کردہ تنقیدی شعور اور تیور سے اردو ادب میں نئی بصیرت کا اضافہ کیا۔ اسی طرح ترقی پسند نقادوں میں احتشام حسین اور ان کے ساتھیوں نے مارکسی نظریات کی روشنی میں ترقی پسند تحریک کے زیر اثر اردو تنقید کو نئی بلندی تک پہنچایا۔ اسی کے ساتھ اسلامی یا تعمیری ادبی تحریک نے ادب کی روحانی و اخلاقی قدروں کی اہمیت پر زور دیا اور ادب میں اخلاقی قدروں کی جہت کی اہمیت پر اصرار کیا۔ اس سلسلے میں حسن عسکری، سلیم احمد، نعیم صدیقی اور ڈاکٹر عبدالمغنی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ بہرحال ترقی پسند تنقید کے فوراً بعد جدیدیت کے علم بردار ناقد شمس الرحمان فاروقی کا نام آتا ہے، جنھوں نے فلسفہ جدیدیت کے تحت اردو تنقید میں بعض بنیادی بحثوں کو از سر نو چھیڑ کر تنقید کو ایک نئی گہرائی اور گیرائی عطا کی۔ انھوں نے اپنی تنقیدی بحث کو مدلل کیا اور منطقی اسلوب اختیار کیا بلکہ آہستہ آہستہ وہ اپنی ذات میں تنقید کے ایک دبستان اور دو دہائی تک تنقید کی دنیا پر چھائے رہے۔ چناں چہ اپنی ادبی کاوش سے جدیدیت کی ایک پوری ٹیم تیار کر دی۔ اسی کے ساتھ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ انھی دنوں بعض ناقدین نے اسلامی ادب کے ناقدین کی طرح ترقی پسندی اور جدیدیت کے دو انتہاؤں کے بیچ ایک اعتدال و توازن کو اپنا شعار بنایا۔ اس سلسلے میں آل احمد سرور کا نام نمایاں ہے۔ جنھوں نے تنقید کی زبان کو تخلیقی اسلوب کے آداب سکھائے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اردو تنقید کا قافلہ 1980 کے بعد سست گام ہو چلا تھا اور ایک گونہ جمود کا شکار ہو جاتا یا ترقی پسندی اور جدیدیت کی پرانی بحثوں کو اسلوب بدل بدل کر دوہراتا رہتا۔ اگر گوپی چند نارنگ کی قدآور شخصیت تنقید کے اس پورے عمل کو عصری تقاضے سے ہم آہنگ کر کے نئی جہت کے ساتھ لسانیات اور مابعد جدیدیت کی بحثوں سے اردو تنقید کو پوری طرح آشنا نہ کرتی۔ نارنگ کی خصوصیت یہی ہے کہ انھوں نے اردو تنقید میں تازہ کاری کو جاری رکھا۔ حالی نے ابتدا کی اور گوپی چند نارنگ نے اردو تنقید کو لذت تجدید سے آشنا کیا اور یہ معمولی کام نہیں ہے۔ اس حیثیت سے اردو ادب میں ان کے تجدیدی کام کا جائزہ اب لینا چاہیے۔

ڈاکٹر گوپی چند ادب کو قدیم و جدید، ترقی پسند و غیر ترقی پسند کے دائروں میں قید کر کے نہیں دیکھتے۔ ادب میں نظریے کے وہ قائل ضرور ہیں، لیکن گروہ بندی سے ادب کو بلند رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ادبی لیبل کو پسند نہیں کرتے۔ وہ جدیدیت سے کفر نہیں کرتے لیکن شمس الرحمان فاروقی کی طرح اس کے مومن حنیف نہیں ہیں بلکہ اس میں بھی ایک بت ہزار شیوہ کے متلاشی ہیں۔ ان کی جدیدیت میں صرف انسان کے باطن کی نہیں بلکہ خارجی تقاضوں کی شہادت بھی ملتی ہے۔ ان کی انھی اداؤں کے پیش نظر ڈاکٹر عبدالمغنی نے مزاحیہ اور لطیف انداز سے ایک ادبی نشست میں چٹکی لیتے ہوئے کہا تھا کہ نا+رنگ صاحب میں آپ کی بے رنگی کو خوب سمجھتا ہوں۔ فاروقی صاحب اسی کو اپنے اسلوب میں اس طرح کہتے ہیں کہ گوپی چند نارنگ ادب کا مطالعہ غیر مشروط ذہن سے کرتے ہیں۔ وہ ادب سے یہ تقاضا نہیں کرتے کہ وہ آپ ہی کے معتقدات اور تصورات کی ترجمانی کرے۔ بہرحال یہ ایک علاحدہ موضوع ہے لیکن اتنی بات اطمینان سے کہی جاسکتی ہے کہ ان کی تنقیدی بصیرت میں تہذیبی شعور کی کارفرمائی کے ساتھ ادبی جمالیات، لسانیات اور مابعد جدیدیت کا حسین امتزاج اور اس کے تانے بانے کی عکاسی صاف نظر آتی ہے۔ اور یہی چیز ان کو اردو کے دوسرے ناقدین سے ممتاز کرتی ہے۔ انھوں نے ادب میں مابعد جدید رجحانات کے ساتھ لسانیات اور اسلوبیات کی ہنرمندی کو خاص طور سے اپنی ادبی تنقید میں برت کر دکھایا ہے۔ ان کے تنقیدی تصورات کے بنیادی حوالے میں زبان، اسلوب اور تہذیب و ثقافت بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ جدید لسانیات نے ادب کے مطالعے میں جو نئی وسعت پیدا کر کے اس میں کئی راہیں نکالی ہیں ساختیاتی تنقید اور اسلوبیاتی تنقید کا رشتہ بھی اسی سے قائم ہوتا ہے۔ چناں چہ اردو ادب میں ساختیاتی تنقید کو صحیح طور پر روشناس نارنگ جی نے ہی کرایا۔ سچی بات یہ ہے کہ اردو میں اسلوبیاتی تنقید کو اعتبار و وقار بھی انھی کی نگارشات سے حاصل ہوا۔ چوں کہ پروفیسر نارنگ نے لسانیات کی باضابطہ گہری اسٹڈی کی تھی، اس کے تمام شعبوں سے اچھی طرح واقف تھے چناں چہ انھوں نے خود بھی ذکر کیا ہے کہ "میں اسلوبیات کو ادبی مطالعے کے لیے ایک مدت سے برتتا اور پرکھتا رہا ہوں۔"

گوپی چند نارنگ کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے ادب کے تقریباً تمام گوشوں پر لکھا۔ فکشن ہو یا شاعری، مشرقی ادب ہو یا مغربی، تحقیق ہو یا تنقید، زبان کا مسئلہ ہو یا تعلیم و تدریس ان تمام بحثوں میں انھوں نے حصہ لیا اور ان کے زور قلم کے معترف سب رہے۔ ان کی تحریر بھی بہت شگفتہ نکھری ہوئی تھی۔ اس میں خشکی نہیں تھی۔ زبان کی ادا شناسی اور اسلوبیات کی مہارت ان کی تحریر اور تقریر دونوں سے نمایاں تھی۔ گل افشانی گفتار میں تو ان کو خاص ملکہ تھا، وہ اپنی جادو بیانی سے محفل کو جیت لیتے تھے۔

افتخار راغب

ادبی البم

کسی پل میں تجھ سے جدا نہیں مجھے علم ہے
کوئی دل میں میرے سوا نہیں مجھے علم ہے

.تری خامشی سے کہاں ہے کوئی گلہ مجھے
مرا خط ہی تجھ کو ملا نہیں مجھے علم ہے

کوئی زرد شاخ گری تھی سبز درخت سے
یہ دلیل ترکِ وفا نہیں مجھے علم ہے

چلے اس کا نام بگاڑنے چلو چپ رہو
کہ وہ شخص اتنا برا نہیں مجھے علم ہے

مری جاں تو کتنی حسین ہے تجھے کیا پتا
ترے ہاتھ پر یہ حنا نہیں مجھے علم ہے

تجھے کیا ہیں مجھ سے شکایتیں مجھے کیا خبر
مجھے تجھ سے کوئی گلہ نہیں مجھے علم ہے

نہیں مانتا دلِ تشنہ کام تو کیا کروں
تری زلف کالی گھٹا نہیں مجھے علم ہے

میں جلوں گا ہجر کی آگ میں یوں ہی عمر بھر
مری اور کوئی سزا نہیں مجھے علم ہے

آئندہ 10 دن ریاست میں بارش کے پیش نظر چوکسی

چیف سکریٹری کی کلکٹرس سے ٹیلی کانفرنس۔ اضلاع میں کیمپ کرنے عہدیداروں کو ہدایت

حیدرآباد ۔ 22۔ مئی (ایس کے ایچ نیوز) ریاست میں بارش کی صورتحال پر چیف سکریٹری کے رام کرشنا راؤ نے ضلع کلکٹرس کے ساتھ ٹیلی کانفرنس کرتے ہوئے صورتحال کا جائزہ لیا۔ گزشتہ 24 گھنٹے سے ریاست کے بیشتر اضلاع میں موسلادھار بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ چیف سکریٹری نے دھان کی خریدی اور زرعی سرگرمیوں کے بارے میں ضلع کلکٹرس سے بات چیت کی۔ مانسون کی آمد سے قبل کسان اپنی پیداوار کی فروخت کے اقدامات کرتے ہیں، لہذا ضلع کلکٹرس کو فوری توجہ دینی چاہئے۔ اسپیشل چیف سکریٹری ڈیزاسٹر مینجمنٹ اروند کمار نے ضلع کلکٹرس کو ریاست میں موسمی حالات اور پیش قیاسی کے بارے میں واقف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ تین دن تک موسلادھار بارش کے جاری رہنے کا امکان ہے۔ ریاست کے تمام اضلاع میں آئندہ 10 دن تک اوسط سے موسلادھار بارش ہوسکتی ہے۔ چیف سکریٹری نے دھان کی خریدی کے سلسلہ میں کلکٹرس کو ہدایت دی کہ وہ غیر متوقع بارش سے دھان کو نقصان سے بچائیں اور تمام تر احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ چیف سکریٹری نے کہا کہ مانسون کی آمد سے قبل بارش کے آغاز سے کسانوں کی جانب سے زرعی سرگرمیوں کی تیاری متاثر ہوئی ہے۔ انہوں نے کسانوں کو نقلی بیج اور کھاد کی سربراہی روکنے کیلئے ٹاسک فورس تشکیل دینے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے ضلع کلکٹرس سے کہا کہ وہ بارش کے نقصانات سے بچاؤ کیلئے عوام میں شعور بیداری مہم چلائیں۔ گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن کے عہدیداروں کو چیف سکریٹری نے ہدایت دی کہ وہ کھلے نالوں اور کھلے مین ہولس پر توجہ دیں تاکہ عوام کو کوئی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے سڑکوں پر پانی جمع ہونے سے بچانے اور ٹریفک کے بہاؤ کو برقرار رکھنے کی ہدایت دی۔ ڈائرکٹر جنرل فائر سروسیز ناگی ریڈی نے بتایا کہ تمام فائر آفیسرس کو امدادی اور راحت کاموں کے سلسلہ میں ٹریننگ دی گئی ہے۔ کرشنا اور گوداوری دریاؤں کے اطراف سابق میں متاثرہ علاقوں میں خصوصی ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ سیول سپلائیز کے پرنسپل سکریٹری ڈی ایس چوہان، کمشنر جی ایچ ایم سی آر وی کرنن ڈائرکٹر اگریکلچر گوپی، منیجنگ ڈائرکٹر واٹر ورکس اشوک ریڈی اور دیگر عہدیداروں نے شرکت کی۔

سری سیلم پراجکٹ کی آبی سطح میں اضافہ

حیدرآباد 22 مئی (یو این آئی) دونوں تلگو ریاستوں تلنگانہ اور اے پی میں ہوا کے کم دباؤ کے پیش نظر گذشتہ تین دنوں سے بارش کا سلسلہ جاری ہے جس سے سری سیلم پراجکٹ کی آبی سطح میں اضافہ ہوا ہے۔ عہدیداروں نے کہا کہ اس پراجکٹ میں 21,666 کیوزک پانی کا بہاو درج کیا گیا۔ سری سیلم کی مکمل سطح آب 885 کے برخلاف موجودہ طور پر سطح 816.70 فیٹ درج کی گئی۔ اسی دوران آندھراپردیش کے کرنول، اننت پور میں مسلسل بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ گذشتہ پانچ دنوں سے کرناٹک میں شدید بارش ہورہی ہے جس کے سبب دریائے تنگبھدرا کا پانی تنگے سیلا میں آرہا ہے۔ گذشتہ روز عہدیداروں نے اس ڈیم کے چار دروازے کھولتے ہوئے پانی کو نچلے علاقوں میں چھوڑا۔ سری سیلم ڈیم، جو دریائے کرشنا پر واقع ہے، آندھراپردیش اور تلنگانہ دونوں کے لئے بجلی کی پیداوار، آبپاشی، اور پینے کے پانی کی فراہمی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

مسلمانوں کے زیادہ بچوں سے متعلق بی جے پی کا پروپگینڈہ بے بنیاد: اسد اویسی

حیدرآباد : اے آئی ایم آئی ایم کے صدر اور حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ اسد الدین اویسی نے کہا ہے کہ اقلیتی مسلم کمیونٹی ہندوستان میں کبھی بھی اکثریتی برادری نہیں بن سکے گی اور ملک میں ہندو اکثریت میں رہیں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی جھوٹ بول رہے ہیں کہ مسلمان زیادہ بچے پیدا کر رہے ہیں۔ وہ صرف ہندو برادری کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کے حق میں ان کے ووٹوں کو پولرائز کیا جا سکے۔ مرکزی حکومت کی ایک رپورٹ کے مطابق مسلم خواتین میں شرح پیدائش میں کمی آئی ہے۔ حکومت ہند کی ایک رپورٹ کے مطابق کنڈوم کے استعمال کا فیصد مسلمان مردوں میں زیادہ ہے۔ اویسی کا یہ بیان کچھ دن پہلے وزیر اعظم نریندر مودی کے اس تبصرہ کے جواب میں آیا ہے۔

وزیر اعلی ریونت ریڈی کی مرکزی وزیر جیوتی رادتیہ سندھیا سے دہلی میں ملاقات

حیدرآباد۔ وزیر اعلی ریونت ریڈی اور نائب وزیر اعلی بھٹی وکرمارکا نے نئی دہلی میں مرکزی وزیر برائے ٹیلی کام کمیونکیشن جیوتی رادتیہ سندھیا سے ملاقات کی۔ مرکزی وزیر سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ٹی۔ فائبر پراجکٹ کو بھارت نیٹ فیز تھری میں تبدیل کرنے کیلئے پیش کئے گئے ڈی پی آر کو منظوری دیں۔ ٹی۔ فائبر کا مقصد آپٹیکل فائبر کے ذریعہ تمام گرام پنچایتوں، منڈلوں اور اضلاع کو نیٹ ورک کی فراہمی ہے۔

پالمور رنگاریڈی پراجکٹ کی عدالتی تحقیقات کیلئے کے ٹی آر کو چیلنج: مہیش کمار گوڑ

حیدرآباد۔ 22۔ مئی (ایس کے ایچ نیوز) صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ نے بی آر ایس کے ورکنگ پریسیڈنٹ کے ٹی راما راؤ کو چیلنج کیا کہ وہ پالمور رنگا ریڈی پراجکٹ میں بے قاعدگیوں کی عدالتی تحقیقات کا حکومت سے مطالبہ کریں۔ میڈیا کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ پالمور رنگا ریڈی پراجکٹ کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کو بنیاد بنا کر کے ٹی آر حکومت کے خلاف بیان بازی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے سابق وزیر ناگم جناردھن ریڈی کی درخواست کو مسترد کردیا جس میں انہوں نے سی بی آئی جانچ کی اپیل کی تھی۔ مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ مقدمہ دائر کرنے کے بعد جناردھن ریڈی نے بی آر ایس میں شمولیت اختیار کرلی اور انہیں راضی کرتے ہوئے بی آر ایس قائدین نے مقدمہ کو کمزور کردیا جس کے نتیجہ میں فیصلہ مخالفت میں آیا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ پر بی آر ایس قائدین خود کو بے قصور ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناردھن ریڈی جس وقت کانگریس میں تھے، انہوں نے پراجکٹ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا اور بے قاعدگیوں کی تفصیلات پیش کی گئیں۔ مہیش کمار گوڑ کے مطابق بی آر ایس قیادت نے پارٹی میں موجود جناردھن ریڈی کو مقدمہ کمزور کرنے کیلئے راضی کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کے ٹی آر بے قاعدگیوں کی جانچ میں سنجیدہ ہیں تو انہیں چیف منسٹر ریونت ریڈی کو مکتوب روانہ کرتے ہوئے عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ سی آئی ڈی یا عدالتی تحقیقات کے مطالبہ پر حکومت فیصلہ کرے گی۔

چندرا بابو نائیڈو نئی دہلی روانہ آج اور کل مرکزی حکومت کے اجلاسوں میں شرکت

حیدرآباد ۔ 22۔ مئی (ایجنسیز) چیف منسٹر آندھراپردیش این چندرا بابو نائیڈو دو روزہ دورہ پر نئی دہلی روانہ ہوئے۔ وہ ریاست کے ترقیاتی پراجکٹ کیلئے مرکز سے فنڈس کے حصول کی مساعی کریں گے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق چندرا بابو نائیڈو برقی، دفاع، جل شکتی، فینانس، سائنس وٹکنالوجی، انفارمیشن ٹکنالوجی اور دیگر وزارتوں کے مرکزی وزراء سے کل 23 مئی کو ملاقات کریں گے۔ وہ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کی صدارت میں نئے کریمنل قوانین پر ریاستوں میں عمل آوری کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ چیف منسٹر 24 مئی کو نیتی آیوگ کی گورننگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اجلاس کی صدارت کریں گے۔ چندرا بابو نائیڈو 24 مئی کی رات وجئے واڑہ واپس ہوں گے۔

انٹر فرسٹ ایر سکنڈ لینگویج امتحان میں 94 فیصد امیدواروں کی حاضری

حیدرآباد ۔ 22۔ مئی (ایس کے ایچ نیوز) تلنگانہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کے تحت اڈوانسڈ سپلیمنٹری امتحانات میں آج فرسٹ ایر سکنڈ لینگویج پیپر I کا امتحان منعقد ہوا۔ سکریٹری بورڈ کے مطابق سکنڈ لینگویج پیپر I کیلئے 93152 امیدواروں نے رجسٹر کرایا تھا جبکہ 87797 امیدواروں نے امتحان میں حصہ لیا۔ غیر حاضر طلبہ کی تعداد 5355 ہے اور حاضری کا فیصد 94.25 ریکارڈ کیا گیا۔ رنگاریڈی میں 3 اور ورنگل میں 1 نقل نویسی کا معاملہ درج کیا گیا۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کے آبزرورس نے کھمم، کتہ گوڑم، نلگنڈہ، سوریاپیٹ، بھونگیر، سنگاریڈی، ورنگل، محبوب آباد، جنگاؤں، کریم نگر، رنگاریڈی اور حیدرآباد میں امتحانی مراکز کا دورہ کیا۔ ریاست بھر میں کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی زبوں حالی، تین جزوقتی ٹیچرس پر ڈپارٹمنٹ کا انحصار

حیدرآباد۔ 22۔ مئی (ایجنسیز) ملک میں اردو ذریعہ تعلیم کی پہلی یونیورسٹی کا اعزاز رکھنے والی عثمانیہ یونیورسٹی میں آج اردو زبان زبوں حالی کا شکار ہے۔ اردو ذریعہ تعلیم ختم ہوگیا لیکن اب یونیورسٹی میں شعبہ اردو کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی کالج آف آرٹس اینڈ سوشیل سائنسیس میں واقع اردو ڈپارٹمنٹ میں کوئی مستقل فیکلٹی موجود نہیں جو طلبہ کو تعلیم دے سکے۔ 2021 میں صدر شعبہ اردو کی وظیفہ پر سبکدوشی کے بعد سے ڈپارٹمنٹ کو تین پارٹ ٹائم ٹیچرس کے ذریعہ چلایا جارہا ہے۔ مستقل فیکلٹی ارکان کی کمی کے سبب اردو ڈپارٹمنٹ کی نگرانی عربی ڈپارٹمنٹ کے فیکلٹی ممبر کو دی گئی ہے جو کالج کے پرنسپل کی اضافی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ چار مضامین کیلئے تین جزوقتی ٹیچرس کلاسس کا اہتمام کر رہے ہیں۔ عثمانیہ یونیورسٹی جو ملک کی قدیم یونیورسٹیز میں شامل ہے۔ آصف سابع نواب میر عثمان علی خاں نے 26 اپریل 1917 میں قائم کیا تھا۔

پربھاکر راؤ کو 20 جون تک عدالت میں پیش ہونے پولیس کی نوٹس

حیدرآباد ۔ 22۔ مئی (ایجنسیز) تلنگانہ کے فون ٹیاپنگ اسکام مقدمہ میں پولیس نے تحقیقات میں شدت پیدا کردی ہے۔ مقدمہ کے اہم ملزم سابق انٹلیجنس چیف پربھاکر راؤ کے مکان پر نوٹس چسپاں کی گئیں اور 20 جون سے قبل حاضر عدالت ہونے کی ہدایت دی گئی۔ نامپلی کورٹ کی ہدایت پر نوٹس جاری کی گئی ہے۔ پربھاکر راؤ ان دنوں امریکہ میں مقیم ہیں اور وہ ضمانت کا انتظار کر رہے ہیں۔ 20 جون تک حاضر عدالت نہ ہونے کی صورت میں انہیں قصوروار قرار دیا جائے گا۔ امریکہ میں علاج کے نام پر پربھاکر راؤ مقیم ہیں اور پولیس نے انہیں واپس طلب کرنے کی سرگرمیوں کو تیز کردیا ہے۔

وجہ نمائی نوٹس پر سنیتا راؤ کا شدید ردعمل

حیدرآباد ۔ 22۔ مئی (ایجنسیز) مہیلا کانگریس کی ریاستی صدر سنیتا راؤ نے آل انڈیا مہیلا کانگریس کی جانب سے وجہ نمائی نوٹس جاری کئے جانے پر شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ سنیتا راؤ نے مہیلا قائدین کو سرکاری عہدوں میں نمائندگی کا مطالبہ کرتے ہوئے گاندھی بھون میں دھرنا منظم کیا تھا۔ پی سی سی کی شکایت پر آل انڈیا مہیلا کانگریس نے وجہ نمائی نوٹس جاری کی تھی اور ڈسپلن شکنی کا الزام عائد کیا۔ اندرون 7 یوم وضاحت طلب کی گئی۔ سنیتا راؤ نے نوٹس پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے نائب صدر کمار راؤ سے ملاقات کی تھی اور مہیلا قائدین کے مسائل سے واقف کرایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تاحال انہیں کوئی نوٹس نہیں ملی ہے۔ نوٹس موصول ہونے کی صورت میں وہ تفصیلات پیش کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ مہیلا قائدین کے مسائل کو پیش کرنا ڈسپلن شکنی نہیں ہے۔ وہ تلنگانہ انچارج میناکشی نٹراجن سے وضاحت کریں گی۔

اقلیتی اسکیمات پر عمل آوری کیلئے مشیر اقلیتی امور محمد علی شبیر کا کل جائزہ اجلاس

حیدرآباد ۔ 22۔ مئی (ایس کے ایچ) حکومت کے مشیر برائے اقلیت و کمزور طبقات محمد علی شبیر نے اقلیتی بہبود کی اسکیمات پر عمل آوری اور بجٹ کی اجرائی کے سلسلہ میں اقلیتی اداروں کے صدورنشین اور عہدیداروں کے ساتھ 24 اگسٹ کو اجلاس طلب کیا ہے۔ اسپیشل چیف سکریٹری اقلیتی بہبود تفسیر اقبال آئی پی ایس کے مطابق اسمبلی انتخابات سے قبل کانگریس پارٹی کی جانب سے جاری کردہ مینارٹیز ڈکلیریشن میں شامل وعدوں پر عمل آوری کا جائزہ لیا جائے گا۔ اقلیتی اداروں کے صدورنشین اور عہدیداروں کا اجلاس سکریٹریٹ میں طلب کیا گیا ہے۔ محمد علی شبیر نے اقلیتی اسکیمات کیلئے بجٹ کی اجرائی کے مسئلہ پر چیف منسٹر ریونت ریڈی سے بات چیت کی تھی۔ چیف منسٹر نے بجٹ کی اجرائی اور اسکیمات پر جائزہ اجلاس منعقد کرنے کی تجویز پیش کی جس کے بعد اسپیشل سکریٹری اقلیتی بہبود تفسیر اقبال نے 24 اگسٹ کو اجلاس طلب کیا ہے۔ وقف بورڈ، اردو اکیڈیمی، اقلیتی فینانس کارپوریشن، حج کمیٹی اور اقلیتی اقامتی اسکول سوسائٹی کے صدورنشین اور اعلی عہدیدار اجلاس میں شرکت کریں گے۔ توقع ہے کہ اجلاس میں مینارٹیز ڈکلیریشن پر عمل آوری کے لئے منصوبہ بندی کی جائے گی۔ اسی دوران جائزہ اجلاس سے قبل تفسیر اقبال نے 23 اگسٹ کو تمام اقلیتی اداروں کے عہدیداروں کے ساتھ اجلاس طلب کیا ہے۔ اجلاس میں 24 اگسٹ کو پیش کی جانے والی تفصیلات کو قطعیت دی جائے گی۔ حکومت نے اقلیتی بہبود کیلئے جاریہ سال بجٹ میں 3000 کروڑ مختص کئے ہیں۔ حکومت اس بات کی کوشش کررہی ہے کہ جاریہ اسکیمات کے علاوہ مینارٹیز ڈکلیریشن میں شامل وعدوں کی تکمیل کیلئے درکار بجٹ جاری کیا جائے۔

پروفیسر کودنڈا رام نے حکومت کی سیکوریٹی کو واپس کردیا

حیدرآباد۔ 22۔ مئی (ایجنسیز) گورنر کوٹہ کے تحت قانون ساز کونسل کے نامزد رکن پروفیسر کودنڈا رام نے انہیں الاٹ کی گئی سیکوریٹی قبول کرنے سے انکار کردیا۔ ایم ایل سی نامزد ہونے کے بعد حکومت کی جانب سے قواعد کے مطابق سیکوریٹی فراہم کی گئی تھی لیکن کودنڈا رام نے اسے واپس کردیا۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ عوامی آدمی ہیں اور انہیں شخصی سیکوریٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کودنڈا رام نے کہا کہ سیکوریٹی کے سبب عوام سے راست رابطہ میں دشواری پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام بلا روک ٹوک ان سے اپنے مسائل پیش کرسکتے ہیں۔ سیکوریٹی کی موجودگی سے عوام کے رجوع ہونے میں رکاوٹ پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ 1

فہرست رائے دہندگان پر نظر ثانی کے شیڈول کا اعلان

حیدرآباد۔ 22۔ مئی (میگزانی نیوز) الیکشن کمیشن نے ملک بھر میں فہرست رائے دہندگان پر خصوصی نظرثانی کا فیصلہ کیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے تلنگانہ کیلئے نظرثانی سے متعلق شیڈول جاری کیا۔ چیف الیکٹورل آفیسر تلنگانہ سدرشن ریڈی کے مطابق 20 اگسٹ سے فہرست رائے دہندگان پر نظرثانی کا آغاز ہوگا۔ اور 18 اکتوبر تک بوتھ سطح کے عہدیداروں کی جانب سے گھر گھر پہنچ کر جائزہ لینے کا کام مکمل کیا جائے گا۔ اس مدت میں پولنگ اسٹیشنوں کے انتخاب، فہرست رائے دہندگان میں خامیوں کی درستگی، فہرست رائے دہندگان میں موجود تصویر کے معیار کو بہتر بنانے، پولنگ اسٹیشنوں کے حدود کے تعین جیسے امور کی یکسوئی کی جائے گی۔ 19 اکتوبر تا 28 اکتوبر فہرست رائے دہندگان کے مسودہ کو قطعیت دی جائے گی۔ 29 اکتوبر کو نظرثانی شدہ فہرست رائے دہندگان کا مسودہ جاری کیا جائے گا۔

تلنگانہ کے نوجوان کی لاش صحراء میں جائے نماز پر دستیاب

4 یوم قبل راستہ بھٹک گئے تھے۔ چلچلاتی دھوپ اور ڈی ہائیڈریشن سے جاں بحق

حیدرآباد۔ 22 مئی (ایس کے ایچ) تلنگانہ کے ایک این آر آئی راستہ بھٹک گئے اور سعودی عرب کے وسیع جنوبی صحرا جسے مشرقی صوبے میں ایمپٹی کوارٹر یا ربع الخالی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ وہاں چلچلاتی دھوپ، پانی کی کمی اور بہت زیادہ تھکاوٹ کی وجہ سے جاں بحق ہوگئے۔ متوفی کی 27 سالہ شہزاد خان کی حیثیت سے شناخت کی گئی ہے۔ شہزاد خان کریم نگر کے متوطن تھے۔ یہ افسوسناک واقعہ اس وقت پیش آیا جب شہزاد خان کے فون کا جی پی ایس سگنل چلا گیا اور فوراً بعد ان کے موبائل کی بیٹری بھی ختم ہوگئی۔ پھر ان کی گاڑی کا ایندھن بھی ختم ہوگیا۔ شہزاد خان تقریباً 4 یوم تک صحرا میں بھٹکتے رہے۔ ان کی اور ان کے ساتھی کی نعشیں جمعرات کو ان کی گاڑی کے قریب ریت کے ٹیلوں پر جائے نماز پر دستیاب ہوئیں۔ ذرائع کے مطابق شہزاد خان گزشتہ تین برسوں سے سعودی عرب میں ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی میں کام کر رہے تھے۔ وہ اپنے ساتھی سوڈانی شہری کے ہمراہ کام پر گئے تھے۔ تاہم یہ دونوں راستہ بھٹک گئے اور صحراء میں پھنس گئے۔ تقریباً 650 کیلومیٹر پر محیط صحرا ربع الخالی دنیا کے ویران اور خطرناک صحراوں میں سے ایک ہے۔ یہ سعودی عرب کے مشرقی حصہ میں حفوف کے قریب سعودی عرب کے ریاض، نجران صوبوں، متحدہ عرب امارات، عمان اور یمن تک پھیلا ہوا ہے۔ اس وسیع ریگستان میں کاروں کی خرابی، موبائل سگنلس کام نہ کرنا و دیگر مسائل کے باعث پھنس جانے والے افراد مشکلات کا شکار ہوجاتے ہیں اور چلچلاتی دھوپ میں پانی کی کمی کی وجہ سے ان کی اموات واقع ہوتی ہیں۔

نوٹ : اخبار میں شائع کردہ مضامین کے متن 'اشتہارات میں کیے گئے دعوے کا ادارہ ذمہ دار نہیں ہے۔ (ادارہ)